سوشل میڈیا

ایڈووکیٹ اقراء طارق

پاک سوسائٹی کے تحت شائع ہونے والے ناول "سوشل میڈیا" کے حقوق طبع و نقل بحق ویب سائٹ Paksociety.com محفوظ ہیں۔
کسی بھی فرد، ادارے، ڈائجسٹ، ویب سائٹ، ایپلیکیشن اور انٹرنیٹ کسی کے لئے بھی اس کے کسی حصے کی اشاعت، سکرین شارٹ لیکر فیس بُک پر لگانے یا کسی بھی ٹیوی چینل پر ڈرامہ و ڈرامائی تشکیل و ناول کی قسط کے کسی بھی طرح کے استعمال سے پہلے پبلشر (پاک سوسائٹی) سے تحریری اجازت لینا ضروری ہے۔ بصورت دیگر ادارہ قانونی چارہ جوئی اور بھاری جرمانہ عائد کرنے کا حق رکھتا ہے۔

انتساب

میرے بھائی ”اسامہ طارق“ کے نام!

”جو مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے“

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com
https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

پیش لفظ

ٹیکنالوجی کے اس دور میں۔۔ جہاں کمیونیکیشن ٹیکنالوجی نے میلوں کے فاصلے پہ موجود لوگوں کو آپس میں ملا دیا ہے۔۔ وہیں اس نے قریب رہنے والوں کو ایک دوسرے سے کوسوں دور کر دیا ہے۔۔۔ ہمدردیاں۔۔۔ محبتیں۔۔۔۔ رشتے۔۔۔ سب کھوکھلے کر دیے ہیں۔۔۔۔پیار اور خلوص محض لفظوں تک محدود و اور احساس سے عاری ہے۔۔۔

ذہنی ابتری اس قدر ہے کہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو چکی ہے۔۔۔۔

انسان مشینوں کے ساتھ زندگی گزارنے کا اتنا عادی ہو گیا ہے کہ اب اُسے انسانوں کی موجودگی ناگوار گزرتی ہے۔۔۔

سوشل نیٹ ورکنگ کی بدولت فاصلے سمٹ گئے ہیں۔۔۔ لیکن دن بھر میں بہت سے لوگوں کے ساتھ رابطہ ہونے کے باوجود انسان تنہائی کا شکار ہے۔۔۔ اور گزرتے وقت کے ساتھ اس تنہائی کی شدت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔۔۔کیونکہ کوئی بھی ٹیکنالوجی۔۔۔کوئی بھی ایجاد انسانی آواز، انسانی لمس، شفقت بھری تھپکی یا گرم جوش مصافحے کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔

آپ سے صرف اتنی سی گزارش ہے کہ۔۔۔ اپنی زندگی کا ایک دن سوشل میڈیا سے دور۔۔۔۔ ہر طرح کی ڈیوائس سے دور رہ کے فطرت کے ساتھ گزاریں۔۔۔۔اپنوں کے ساتھ گزاریں۔۔۔اور خاص طور پہ۔۔۔اپنے آپ کے ساتھ گزاریں۔۔۔امید ہے کہ بہت سی باتیں آپ از خود سمجھ جائیں گے۔

اللہ پاک ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

ایڈووکیٹ اقراء طارق
fb.com/iqratariqofficial/
iqratariq820@gmail.com

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

نوٹ: سوشل میڈیا پاک سوسائٹی کے لیے لکھی گئی خصوصی تحریر ہے۔

جون کا مہینہ تھا۔۔۔

اور دوپہر کا وقت۔۔۔

سورج پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔۔۔

گھڑی دن کے دو بجا رہی تھی۔۔۔۔

گرمی کی شدت نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ تمام راستے اور شاہراہیں سنسان پڑی تھیں۔۔۔۔شہر کی گلیوں۔۔۔چوراہوں۔۔۔اور بازاروں میں رش نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔لوگ گرمی سے بچنے کے لیے انتہائی ضرورت کے تحت ہی گھروں سے نکل رہے تھے۔۔۔پرندے اور چوپائے بھی اپنے ٹھکانوں میں دبکے بیٹھے تھے۔۔۔ہر ذی روح گرمی سے بچنے کی اپنی سی کوشش میں مصروف تھا۔

ایسے میں اسلم ہاؤس کے بالائی پورشن میں سیڑھیوں کے بالکل ساتھ دائیں طرف بنے کمرے میں زونیہ بے خبر پڑی سو رہی تھی۔کھلے بالوں کے ساتھ تکیے پہ سر رکھے۔۔۔اُس کے چہرے پہ بچوں جیسی معصومیت تھی۔۔۔دائیں ہاتھ میں موبائل تھا۔۔۔شاید وہ موبائل استعمال کرتے ہوئے اچانک ہی نیند کی حسین وادیوں میں اتر گئی تھی۔۔۔موبائل سکرین کی لائٹ وقتاً فوقتاً بجھتی بند ہوتی تھی۔۔۔۔اور ایسا اُن نوٹیفیکیشنز کی وجہ سے تھا جو مختلف سوشل سائٹس پہ آ رہی تھیں۔۔۔۔دبیز پردوں کی وجہ سے کمرے

میں اندھیرا تھا۔اور اے سی کی کولنگ کی وجہ سے گرمی کا شائبہ تک نہ تھا۔ کمرے میں وال کلاک کی سوئیوں اور اے سی کی آواز کے علاوہ مکمل خاموشی تھی۔۔۔

جبکہ نچلے پورشن میں رکھے ڈائننگ ٹیبل پہ دوپہر کا کھانا لگ چکا تھا۔۔ اور سارے گھر میں بریانی کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

نازیہ بیگم کے کہنے پہ رشیدہ دو تین بار زونیہ کو جگانے اُس کے کمرے میں گئی تھی لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔ بادل نخواستہ نازیہ بیگم کو خود ہی اُسے جگانے کے لیے آنا پڑا تھا۔

سیڑھیاں چڑھ کے جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔اے سی کی ٹھنڈ نے اُن کا استقبال کیا۔۔۔

ہاتھ بڑھا کے کمرے کی لائٹ آن کرنے کے بعد وہ بیڈ کی طرف چلی آئیں۔

لائٹ آن ہونے کی وجہ سے زونی نیند میں ہلکا سا کسمسائی۔

"اُٹھ جاؤ بیٹا۔۔ آخر کب تک پڑی سوتی رہو گی۔" وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ کے پیار سے اُس کے بال سہلاتے ہوئے بولیں۔

"اوں ہوں امی ۔۔ ابھی تو سوئی تھی۔۔۔" زونی نے بند آنکھوں سے چہرے کے زاویے بگاڑے اور چہرے پہ بازو رکھ کے روشنی کا راستہ بند کرنے کی کوشش کی۔

"بیٹا صبح سے سو رہی ہیں آپ۔۔۔ اور اب دوپہر کے دو بج رہے ہیں۔۔۔ آپ کے بابا بھی دو تین بار آپ کا پوچھ چکے ہیں۔۔۔"

"اچھا امی۔۔۔ بس تھوڑی دیر اور سونے دیں پلیز۔۔" مندی آنکھوں سے زونیہ نے کہا اور کروٹ بدل لی۔

"تمہارے بابا انتظار کر رہے ہیں کھانے پہ۔۔۔ اور تمہاری فرمائش پہ میں نے بریانی بنائی ہے۔ گرما

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

گرم کھانے کا تو اپنا مزہ ہے نا۔۔۔" نازیہ نے اس کی فیورٹ ڈش کا نام لیا۔

"واؤ بریانی۔۔۔اب تو اٹھنا ہی پڑے گا۔۔۔" زونی آنکھیں مسلتے ہوئے بوجھل آواز میں بولی۔

بریانی اُس کی واحد کمزوری تھی جس کے لیے وہ نیند قربان کر سکتی تھی۔

"آپ چلیں۔۔۔میں فریش ہو کے آتی ہوں۔۔۔" اُس نے ماں کی تسلی کروائی۔

"اوکے جلدی آ جانا۔۔۔ایسا نہ ہو میرے جانے کے بعد پھر سے سو جاؤ۔" وہ اُسے تلقین کرتے ہوئے کمرے سے نکل آئیں۔

زونی کو فریش ہو کے کھانے کی ٹیبل پہ آنے میں محض پانچ منٹ لگے تھے۔

"بھئی آج تو بہت دیر تک سوتی رہی ہماری بیٹی۔۔۔" اسلم صاحب اُسے دیکھ کے محبت سے بولے۔

"جی بابا۔۔رات کو نیند نہیں آتی۔۔۔اور صبح اُٹھا نہیں جاتا۔۔۔" وہ کرسی کھینچ کے بیٹھتے ہوئے بولی۔

"اچھا چلیں کوئی بات نہیں۔۔۔یونیورسٹی تو جانا نہیں ہوتا آج کل۔۔۔اچھا ہے آپ بھی کچھ روز ریسٹ کر لیں۔" وہ مشفقانہ انداز اپناتے ہوئے بولے۔

نازیہ بیگم نے بریانی کی ٹرے اُس کے قریب کی۔

زونی نے پلیٹ میں بریانی نکالی۔۔۔اور پاس پڑا موبائل اٹھا کے ٹھکا ٹھک تصویریں بنانے لگی۔

واٹس ایپ اسٹیٹس پہ تصویریں شیئر کرنے کے بعد وہ فیس بک کی طرف چلی آئی۔

ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا وہ کوئی بھی چیز کھانے سے پہلے اُس کی تصویر اپ لوڈ کرنا نہیں بھولتی تھی۔

اور بس اسی پہ اکتفا نہیں تھا۔ کھانے کے دوران اُسے وہ سارے کمنٹس بھی پڑھنے ہوتے تھے جو ان تصویروں پہ ملنے والے تھے۔

کچھ ہی دیر میں موبائل کی ٹون مسلسل بجنے لگی۔

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

وہ کھانے کا ایک چمچ منہ میں ڈالتی۔۔۔اور ایک میسج ٹائپ کرتی۔

ایسی تصویروں پہ ملنے والے کمنٹس تقریباً ایک جیسے ہی ہوتے۔

"اف یار۔۔۔مجھے بھی کھانا ہے۔"

"واؤ ٹیسٹی۔۔۔"

"یار مجھے بھی بجوا دو۔۔۔"

"میں آرہی ہوں تمہاری طرف۔۔۔"

"واہ یار مزے۔۔۔"

وہ سب کو رپلائی کرتی جارہی تھی۔

"بیٹا کھانا تو دھیان سے کھاؤ۔۔۔" اسلم صاحب اُسے ٹوکے بغیر نہ رہ سکے۔

"کھا رہی ہوں بابا۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔" وہ لاپروائی سے بولی۔

نازیہ بیگم اور اسلم صاحب اب اس طرح کے ماحول میں کھانا کھانے کے عادی ہو چکے تھے۔۔لیکن پھر بھی کبھی کبھار ٹوکے بغیر نہیں رہتے تھے۔۔۔لیکن سامنے بھی زونی اور مازی تھے۔۔۔ایک نمبر کے ڈھیٹ۔۔۔مجال ہے جو اُن کے کانوں پہ جوں تک بھی رینگتی تھی۔۔۔

مازی اُس کا چھوٹا بھائی تھا۔۔۔جو اُس کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھا تھا۔۔۔وہ آئی پیڈ ٹیبل پہ رکھے کوئی کارٹون مووی دیکھ رہا تھا۔۔۔نظریں سکرین پہ جمائے۔۔۔اندازے سے چاول چمچ میں بھر کے منہ میں ڈالتا۔۔۔

مازی کھانے کے ساتھ کارٹون دیکھنے کا عادی تھا۔۔۔اور اب تو یہ عادت اتنی پختہ ہو چکی تھی کہ اگر کھانے کے ساتھ اُسے کارٹون دیکھنے کی اجازت نہ دی جاتی تو وہ کھانا ہی نہیں کھاتا تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ نازیہ بیگم کھانے کی ٹیبل پہ اُسے یہ کہہ کے بلاتیں۔۔۔

"بیٹا آئی پیڈ لے کے آجاؤ۔۔ کھانا لگ گیا ہے۔۔۔"

"بیگم صاحبہ اور کچھ چاہیے آپ کو۔۔۔۔؟؟" رشیدہ کچن سے نکل کے ٹیبل کے قریب آتے ہوئے بولی۔

"نہیں رشیدہ۔۔۔ کچھ چاہیے ہو گا تو میں تمہیں آواز دے لوں گی۔۔۔ تم ایسا کرو کہ کھانا کھا لو۔۔۔ بعد میں ٹھنڈا ہو جائے گا تو پھر وہ ٹیسٹ نہیں رہتا۔۔۔۔"

"جی بہتر۔۔۔۔" رشیدہ سعادت مندی سے کہتے ہوئے واپس پلٹ گئی۔

نازیہ بیگم نے زونی کی پلیٹ میں کباب رکھا۔ اور سلاد کی پلیٹ بھی اُس کے قریب کر دی۔

اسلم صاحب، نازیہ بیگم کو اپنے آفس میں ہونے والے کسی مسئلے کے بارے میں بتا رہے تھے۔

جب اچانک کوئی خیال آنے پر نازیہ بیگم نے زونیہ کو متوجہ کیا۔

"ارے زونیہ میں تمہیں بتانا بھول ہی گئی۔۔۔ تمہاری خالہ کی کال آئی تھی صبح۔۔۔۔۔ وہ آرہی ہیں سیالکوٹ سے۔۔۔" نازیہ بیگم کی آواز پہ زونیہ نے موبائل سکرین سے نظریں ہٹا کے خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات سے انھیں دیکھا۔

"رئیلی۔۔۔ کب آرہی ہیں خالہ جان۔۔۔؟؟"

کل پرسوں تک آنے کا کہہ رہی تھیں۔

"اوکے میں اُن سے کنفرم کر لیتی ہوں۔" زونیہ نے کانٹیکٹ لسٹ میں سے عائشہ خالہ کا نمبر نکالا اور میسج ٹائپ کرنے لگی۔

عائشہ خالہ اُس کی فیورٹ خالہ تھیں۔۔۔۔ زونیہ کی اُن کے ساتھ بہت دوستی تھی۔ ایک سال پہلے خالہ کی شادی ہو گئی تھی۔ اور وہ سسرال میں کافی مصروف ہو گئی تھیں۔ شادی کے بعد وہ پہلی بار اُن کے گھر آرہی تھیں۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ زونیہ اچھی خاصی ایکسائیٹڈ ہو گئی تھی۔

https://paksociety.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عائشہ خالہ کو آئے آج تیسرا دن تھا۔ اُن کے آنے سے گھر میں رونق سی ہو گئی تھی۔ خاص طور پہ زونیہ بہت خوش تھی۔ اتنے عرصے کے بعد اُس کی خالہ کم اور دوست زیادہ اُن کے گھر پہ رہنے کے لیے آئی تھیں۔۔۔وہ بھلا کیسے خوش نہ ہوتی۔۔۔

جب سے وہ آئی تھیں۔۔۔زونی ایک لمحے کے لیے بھی اُن سے الگ نہیں ہوئی تھی۔

ابھی بھی وہ دونوں لان میں واک کر رہی تھیں۔۔ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اور دن بھر کے حبس زدہ ماحول کے بعد موسم بہت خوشگوار ہو گیا تھا۔ بلیو جینز کے اوپر لانگ شرٹ پہنے وہ خود بھی اس خوبصورت موسم کا حصہ لگ رہی تھی۔۔۔کندھے تک آتے اُس کے سیاہ بال ہوا کے دوش پہ اُڑ رہے تھے۔ وہ کچھ دیر کے بعد بال کانوں پہ پیچھے اڑستی۔۔۔۔دوپٹہ بے نیازی سے گلے میں ڈال رکھا تھا۔اور ایک ہاتھ میں موبائل تھام رکھا تھا۔۔وہ خالہ کے ساتھ گپ شپ کے علاوہ مسلسل موبائل کے ساتھ بھی مصروف تھی۔

"Enjoying lovely weather with khala jaan"

زونیہ نے واٹس ایپ اسٹیٹس اپ ڈیٹ کیا۔

جو کچھ ہی دیر میں اُس کی بہت سی فرینڈز نے سین کر لیا۔

اور اب دھڑا دھڑ کمنٹس آ رہے تھے۔

"واؤ۔۔۔"

"خالہ کب آئیں۔۔۔"

جو خالہ کو جانتی تھیں۔۔۔انھوں نے سلام بھی دے ڈالا۔۔۔۔اور یہ بھی کہہ ڈالا۔۔۔

"خالہ کے ساتھ چکر ہی لگا لو ہماری طرف۔۔۔"

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

اور جو زیادہ قریبی تھیں۔۔۔وہ بولیں۔۔۔۔"میں آؤں گی خالہ جان سے ملنے۔۔۔"

زونی باری باری سب کے میسجز اور کمنٹس کا رپلائی کرتی جا رہی تھی۔

اور اس دوران۔۔۔خالہ کی باتوں کی طرف اُس کا دھیان نہ ہونے کے برابر رہ گیا۔۔۔وہ شاید اپنے سسرال والوں کی کوئی بات سنا رہی تھیں۔

خالہ نے نوٹس کیا وہ اُن کی بعض باتوں پہ صرف ہوں ہاں کر رہی تھی۔ اور اُس نے ایک لمحے کو بھی موبائل کی سکرین سے نظریں نہیں ہٹائی تھیں۔

"زونی۔۔۔میں کب سے دیکھ رہی ہوں آپ مسلسل موبائل کے ساتھ مصروف ہیں۔ ایسے تو میں بالکل واک انجوائے نہیں کر رہی۔" خالہ نے اُسے متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

"سوری خالہ وہ فرینڈز کے میسجز کا رپلائی کر رہی تھی۔" زونیہ نے شرمندگی سے کہا اور مزید ایک دو میسج کرنے کے بعد آف لائن ہو گئی۔

"خالہ آپ کے لیے اسٹیٹس اپ ڈیٹ کیا ہے۔۔۔آپ نے سین ہی نہیں کیا۔۔۔خیر آپ تو آج کل کوئی اسٹیٹس سین ہی نہیں کرتیں۔۔۔"

"بھئی میں نے تو یہ اسٹیٹس والا آپشن ہی میوٹ کر رکھا ہے۔۔اب کون اتنا فارغ ہے کہ لوگوں کی اپ ڈیٹس پہ نظر رکھے۔۔۔کون خوش ہے۔۔۔کون اداس۔۔۔کسے بخار ہے اور کسے کھانسی۔۔۔کس کے گھر آج کون آیا تھا۔۔۔اور کون کس کے گھر گیا تھا۔۔۔۔ناشتے میں آج کیا بنا تھا۔۔۔اور لنچ میں کیا تھا۔۔۔اور ڈنر میں کیا کھانے کو ملنے والا ہے۔۔۔کسی کو اپنے شوہر سے شکایتیں ہیں۔۔۔اور کسی کو نندوں سے۔۔۔۔کسی کو ساس نہیں پسند۔۔۔اور کسی کو بھابھی۔۔۔۔اُف۔۔۔۔اچھے بھلے انسان کا دماغ گھوم جاتا ہے۔۔۔" خالہ نے جھرجھری سی لی۔

زونی اُن کی بات پہ کھلکھلا کے ہنس دی۔

"سچ ہی تو کہہ رہی ہوں۔۔۔اسٹیٹس سین کر کے تو انسان ویسے ہی مصیبت میں پڑ جاتا ہے۔۔۔ جس کے ساتھ کچھ اچھا ہوا ہے اُسے مبارکباد دو۔۔۔ جو اداس ہے۔۔اُسے تسلی دو۔۔۔اور محض تسلی نہیں بلکہ اُس کے بعد وہ اپنے جلے دل کے پھپھولے بھی پھوڑے گا اور آپ کو وہ بھی ہمدردی اور توجہ سے سننے ہوں گے۔۔۔اور بھلے ہی آپ اُسے دل ہی دل میں گالیاں دے رہے ہوں اور خود کو کوس رہے ہوں کہ کون سی منحوس گھڑی تھی جب میں نے اس کا اسٹیٹس سین کر لیا۔۔۔ لیکن بظاہر آپ کو مکمل دل جوئی کرنی ہے۔۔۔اور آپ کی کسی بھی بات سے یہ ظاہر نہیں ہونا چاہیے کہ آپ اُس کی دکھ بھری لانگ سٹوری سن کے اکتارہے ہیں۔۔۔ کیونکہ یہ انسانیت کے خلاف ہے بھئی۔۔۔بندہ پوچھے یہ کہاں کی انسانیت ہے۔۔۔ بیس بیس دکھی اسٹیٹس لگا کے لوگوں کا بلڈ پریشر ہائی کرنا۔۔۔۔ اور سب سے زیادہ غصہ تو مجھے اس بات پہ آتا ہے جب کسی کی اتنی لمبی دکھ بھری داستان سننے کے بعد۔۔۔کچھ ہی دیر کے بعد۔۔۔آپ کو اُس کے لطیفوں بھرے اسٹیٹس دیکھنے کو ملتے ہیں۔۔۔اُس وقت سامنے والے کا سر پھاڑنے کو دل چاہتا ہے۔"

خالہ جلے کٹے انداز میں بولتی جا رہی تھیں اور زونی سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل سے مشکل ترین ہوتا جا رہا تھا۔

"اور اگر آپ نے کسی کا دکھ بھرا اسٹیٹس سین تو کر لیا۔۔۔مگر اُس پہ کوئی کمنٹ نہیں کیا۔۔۔تو سامنے والا آپ کو بڑے آرام سے بے مروت اور سنگ دل لوگوں کی لسٹ میں ڈال دے گا بھلے ہی ماضی میں آپ نے اُس کی کتنی ہی دکھی داستانیں سنی ہوں۔۔۔۔اور اسی طرح اگر کسی کا خوشیوں بھرا اسٹیٹس سین کر کے اُس پہ کوئی کمنٹ نہیں کیا۔۔۔تو پھر آپ کو حسد کرنے والوں کی فہرست میں ڈال دیں گے۔۔۔کہ دیکھو بھئی۔۔۔ یہ تو جل گیا میری خوشی سے۔۔۔" خالہ بھی آج دل کھول کے واٹس ایپ کی برائی کر رہی تھیں۔

https://paksociety.com

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

"ہاں تو پھر بہتر ہے نا انسان اسٹیٹس والا آپشن میوٹ ہی رکھے۔۔۔ نا وہ منحوس ڈاٹ (نقطہ) نمودار ہو۔۔۔ اور نہ آپ کا دل اُس کی طرف لپکے۔۔۔۔" خالہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولیں۔

"لیکن خالہ لوگ اسی لیے تو اپ ڈیٹ کرتے ہیں تا کہ ہم اُن سے باخبر رہیں۔۔۔"

"کیوں بھئی۔۔ ہم کیوں رہیں باخبر۔۔۔۔فضول کی ڈرامے بازی۔۔۔" خالہ نے چڑتے ہوئے کہا۔

"لیکن خالہ کبھی کبھی تو دل چاہتا ہے نا اسٹیٹس لگانے کو۔۔۔ جیسے کہیں کوئی اچھی بات پڑھی تو وہ لکھ دی۔۔۔ اسی طرح کوئی ضروری انفارمیشن ہوئی تو وہ شیئر کر دی۔۔۔ تا کہ دوسرے لوگ بھی اُس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔۔۔" زونی نے واٹس ایپ کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا۔

"اور ہاں۔۔۔ کوئی پیاری سی کیوٹ سیلفی لی تو وہ شیئر کر دی۔۔۔" اُس نے مزید کہا۔

اگر اب بھی زونی واٹس ایپ کے حق میں نہ بولتی۔۔۔تو پھر یہ تو اچھی خاصی بے وفائی ہو جاتی واٹس ایپ کے ساتھ۔۔۔

"کبھی کبھار کوئی پوسٹ کرنے میں۔۔۔ اور ایک ہی دن میں پوسٹس کا ڈھیر لگانے میں بہت فرق ہوتا ہے میری جان۔۔۔۔ کبھی کبھار کچھ پوسٹ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔ لیکن ہر وقت اپنی خوشی غمی کا اشتہار لگانے کی کیا تک بنتی ہے بھلا۔۔۔۔"

زونی نے نوٹ کیا۔۔۔ خالہ کے لہجے میں بے زاری اور اکتاہٹ در آئی تھی۔۔۔ اسی لیے وہ اُن کا دھیان بٹانے کو بولی۔

"اچھا چھوڑیں۔۔۔ آپ بتائیں۔۔۔۔ کیا بتا رہی تھیں۔۔۔" زونی نے اُن کی توجہ اُس بات کی طرف کروائی جو وہ واٹس ایپ کی برائیوں سے پہلے اپنے سسرال کے بارے میں پورے جوش و خروش سے سنا رہی تھیں۔

خالہ نے بھی سر جھٹک کے دوبارہ اپنی بات کو وہیں سے شروع کیا جہاں چھوڑی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

عائشہ خالہ زونی کے کمرے میں داخل ہوئیں تو وہ بیڈ کے بیچوں بیچ چوکڑی مارے بیٹھی تھی۔۔۔ گود میں تکیہ رکھے اُس پہ کہنیاں جمارکھی تھیں اور چہرہ دونوں ہاتھوں میں گرا رکھا تھا۔ چہرے پہ افسردگی سی چھائی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا میری گڑیا کو۔۔۔ طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔؟؟" وہ فکرمندی سے اُس کا ماتھا چھوتے ہوئے بولیں۔

"میں تو ٹھیک ہوں خالہ۔۔۔ بس ایک دوست کی فکر کھائے جا رہی ہے۔۔۔" وہ یوں ہی بوجھل لہجے میں بولی۔

"کاش میں اپنی دوست کے غم میں شریک ہو پاتی۔۔۔" زونیہ نے تاسف سے سر جھٹکتے ہوئے افسردگی سے کہا۔

عائشہ خالہ وہیں اُس کے پاس اُسی کے انداز میں چوکڑی مار کے بیٹھ گئیں۔

"کون سی دوست کی بات کر رہی ہو۔۔۔؟؟ اور کیا ہوا اُسے۔۔۔؟ خیریت۔۔۔؟؟" وہ بغور اُس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولیں۔

"فروا کی بات کر رہی ہوں۔۔۔ آپ تو جانتی ہیں اُسے۔۔۔ کالج میں میری بہت اچھی دوست تھی۔ پچھلے سال وہ لوگ اپنے آبائی گاؤں واپس چلے گئے تھے۔ اُس کے والد کا کل رات انتقال ہو گیا ہے۔"

"اوہ۔۔۔۔۔۔۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔" خالہ نے زیرِ لب کہا۔

"فروا نے خود بتایا آپ کو۔۔۔ یا کسی اور دوست کے توسط سے پتا چلا۔۔۔؟؟"

"خالہ جان اُس نے کل رات ہی واٹس ایپ پہ اسٹیٹس اپ ڈیٹ کر دیا تھا۔ ابھی دو بجے جنازہ تھا۔۔ وہ بھی اسٹیٹس سے ہی پتا چلا۔" زونیہ نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"واٹس ایپ اسٹیٹس سے۔۔۔؟؟" خالہ نے حیرت سے دہرایا۔

"جی۔۔۔" زونی نے یک لفظی جواب دیا۔

خالہ کے ذہن کے پردے پہ فوتگی والا گھر نمودار ہوا۔۔ جہاں صحن میں باپ کی میت پڑی ہو گی۔۔ اور بیٹی۔۔۔ باپ کی چارپائی کے ساتھ لگ کے رونے کی بجائے۔۔۔ اور اپنے باپ کو آخری بار۔۔۔ جی بھر کے دیکھنے کی بجائے۔۔۔ کسی کونے کھدرے میں لگی۔۔۔ واٹس ایپ پہ اسٹیٹس اپ ڈیٹ کر رہی ہو۔۔۔ اور پھر اُس کے بعد آنے والے کمنٹس کا رپلائی کر رہی ہو۔۔ اور دیکھنے والوں نے کیا سوچا ہو گا۔۔۔؟؟؟؟؟

وہ حیرت زدہ سی بس یہی سوچتی رہ گئیں کہ باپ کی موت پہ بھی اُس لڑکی کو اسٹیٹس اپ ڈیٹ کرنے کا خیال رہا۔۔؟؟ باپ کی میت پہ رونے کی بجائے وہ اسٹیٹس لگاتی رہی۔۔۔؟؟ گھر میں باپ کی میت پڑی ہو۔۔۔ تو موبائل کا خیال کیسے رہتا ہے۔۔؟؟ کجا کے اسٹیٹس لگانا۔۔۔

یہ کیسا زمانہ آگیا ہے۔۔۔۔۔

انھوں نے ایک نظر زونی کو دیکھا۔۔۔ ایک بار تو جی میں آئی کہ زونی سے کہہ ڈالیں۔۔ لیکن پھر خاموش رہیں۔۔ وہ اس وقت کافی افسردہ تھی۔۔۔ اور وہ اُسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔ اسی لیے اُسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی دینے لگیں۔

"تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ انھیں جنت میں اعلا مقام عطا کرے۔۔۔"

"آمین۔۔۔" زونی نے مدھم آواز میں کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

بیڈ پہ کپڑے یہاں سے وہاں بکھرے ہوئے تھے۔ نازیہ بیگم اور عائشہ خالہ وہیں کپڑوں کے ڈھیر کے درمیان بیٹھی تھیں۔

نازیہ بیگم ۔۔۔عائشہ خالہ کو لان کے سوٹ دکھا رہی تھیں۔ ایک پیکٹ کھولتیں۔۔۔سوٹ نکالتیں۔۔۔سارا پھیلاتیں اور پھر دونوں بہنیں اُس پہ تبصرہ کرتیں۔۔۔۔ تعریف سے بات شروع ہوتی اور کسی نہ کسی نقص پہ ختم ہو جاتی۔۔۔۔ بھلے ہی عورتیں اپنی پسند کے کپڑے لے کے آئیں۔۔۔ لیکن گھر آ کے انھی کپڑوں میں انھیں سو سو کیڑے دکھائی دیتے ہیں۔

جبکہ زونی صوفے پہ ٹانگوں کی قینچی بنائے۔۔۔کانوں میں ہینڈ فری گھسائے اپنے موبائل پہ جھکی بیٹھی تھی۔

کچھ دیر کے بعد وہ بلند آواز میں قہقہہ لگاتی۔۔۔۔

"کیا ہو گیا زونی۔۔۔کیوں بے وقوفوں کی طرح ہنستی جا رہی ہو۔۔۔" نازیہ بیگم نے اُسے ناگواری سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سنو چندا دیکھ رہی ہے۔۔۔۔پاگلوں کی طرح تو ہنسے گی ہی۔۔۔" خالہ نے کہا۔

"امی وہ ڈی جے نے۔۔۔۔ہاہاہا۔۔" زونی سے بات مکمل کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ہنس ہنس کے اُس کے پیٹ میں بل پڑ رہے تھے۔

"اٹھو زونی یہاں سے۔۔۔اور گم ہو جاؤ کہیں۔۔۔۔" خالہ اُسے ڈپٹتے ہوئے بولیں۔

"اوکے سوری۔۔۔۔اب نہیں ہنسوں گی۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔" وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کے ہنسی روکتے ہوئے بولی۔۔۔ لیکن اس کوشش سے اُسے ایک بار پھر ہنسی کا شدید دورہ پڑ گیا تھا۔

خالہ نے ایک زبردست گھوری ڈالی۔۔۔۔تو چارو ناچار زونی کو یوٹیوب بند کرنی پڑی۔۔۔

یوٹیوب بند کر کے وہ واٹس ایپ کی طرف چلی آئی۔۔۔

اچانک ہی اُس کی پر جوش آواز سنائی دی۔

"امی مجھے لگتا ہے کہ۔۔۔ دونوں ممانیوں کا زبردست جھگڑا ہوا ہے۔"

"تمہیں کیسے پتا ہے کہ اُن کا جھگڑا ہوا۔۔۔؟؟" خالہ نے بغور اُس کی شکل دیکھتے ہوئے کہا۔

"دونوں ممانیوں نے ایک دوسرے کے لیے چٹخارے دار اسٹیٹس جو لگائے ہوئے ہیں۔" وہ مزے لے لے کے دونوں کے اسٹیٹس باآواز بلند سنانے لگی۔

"ان دونوں کو بھی نہ جانے کب ہدایت ملے گی۔۔۔ کہنے کو اماں پڑھی لگی بہوئیں لائی تھیں۔۔۔ کیا پتا تھا اتنی جھگڑالو ہوں گی۔" نازیہ بیگم اکتائے ہوئے لہجے میں بولیں۔

"چھوڑیں آپا یہ اُن دونوں کا آپس کا معاملہ ہے۔۔۔ ہمیں اس بارے میں کوئی بحث نہیں کرنی چاہیے۔" عائشہ خالہ نے آپا کو تسلی آمیز انداز میں کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے عائشہ۔۔۔ لیکن دل دکھتا ہے میرا۔۔۔ میکے میں سکون نہ ہو تو دل پریشان تو رہتا ہے نا۔۔۔ پہلے ہی بھائی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔۔۔ اوپر سے ہر وقت کی چخ چخ سے کیا اثر پڑے گا۔۔۔" نازیہ بیگم کپڑوں کا ڈھیر ایک طرف کرتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولیں۔ کچھ دیر پہلے والی بشاشت اب اُن کے لہجے سے غائب ہو چکی تھی۔

"اور تم کیا ادھر اُدھر کی باتیں ماں کو سنا کے پریشان کرتی رہتی ہو۔۔۔" عائشہ خالہ نے اب اپنا رخ زونیہ کی جانب کیا۔

"خالہ میں تو بس ایسے ہی بتا رہی تھی۔۔۔" زونی منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"جانتی ہو نا یوں کسی کی پیٹھ پیچھے اُس کی برائی کرنا یا کوئی بھی ایسی بات کرنا جو اگر اُسے معلوم ہو تو دکھ دے یا ناگوار گزرے۔۔۔ غیبت کے زمرے میں آتا ہے۔۔۔"

"سوری خالہ۔۔۔" زونی نے لاپروائی سے کہا۔

زونیہ کے لاپرواہ لہجے پہ خالہ نے اُسے ملامت بھری نظروں سے دیکھا لیکن وہ خالہ کی جانب متوجہ ہی کب تھی۔

وہ تو اب اپنی کلاس فیلو کے اسٹیٹس دیکھ رہی تھی جس کی کچھ عرصہ پہلے ہی شادی ہوئی تھی۔ اور آج لگتا تھا میاں کے ساتھ روٹھی ہوئی تھی۔ کیونکہ آج اُس کی تمام پوسٹس کا متن بس یہی تھا کہ بیوی کو راضی رکھنے کی اسلام میں کیا اہمیت ہے اور بیوی کو ناراض کرنا کس قدر بڑا گناہ ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ثابت کرنے کی پوری کوشش کی گئی تھی کہ عورتوں سے بڑھ کے کوئی بھی مظلوم اور مردوں سے بڑھ کے کوئی بھی ظالم نہیں ہے اس دنیا میں۔۔۔

کیا عجیب زمانہ آگیا ہے۔۔۔

محبتوں اور نفرتوں کا اظہار سرِ عام ہونے لگا ہے۔۔۔

اب تو جب تک عاشق بھی اسٹیٹس لگا کے محبت کا اظہار نہ کرے۔۔۔ محبوب اُس کی محبت پہ یقین ہی نہیں کرتا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کا وقت تھا۔۔۔

تاریکی کی چادر تن چکی تھی۔۔۔

آسمان پہ ننھے منے تارے یہاں سے وہاں بکھر گئے تھے۔۔۔

بازار میں معمول کا رش تھا۔۔۔

چاروں طرف سے مختلف لوگوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ اور سب آپس میں گڈ مڈ ہو رہی تھیں۔۔

دن بھر گرمی ہونے کی وجہ سے لوگ زیادہ تر رات کو ہی بازار کا رخ کرتے۔۔۔ ہوٹلوں سے اشتہا

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

انگیز خوشبوئیں نکل نکل کے گزرنے والوں کو اپنی طرف کھینچ رہی تھیں۔۔۔

زونیہ خالہ کے ساتھ آئس کریم پارلر آئی ہوئی تھی۔۔۔ خالہ نے تو مازی کو بھی ساتھ چلنے کو کہا تھا۔۔۔ لیکن وہ اپنی ڈارلنگ کارٹون مووی کو چھوڑ کے آنے پہ رضامند نہیں ہوا تھا۔۔۔

اپنے لیے کونے والی ٹیبل کا انتخاب کرنے کے بعد وہ کرسیوں پہ براجمان ہو گئیں۔ اور مینیو کارڈ دیکھنے لگیں۔

چند ہی لمحوں میں ویٹر آرڈر لینے آ گیا۔

اپنا آرڈر لکھوانے کے بعد دونوں انتظار کرنے لگیں۔۔۔ اسی اثنا میں زونیہ کی نظر ساتھ والی ٹیبل پہ پڑی۔۔۔ ایک دیہاتی نو بیاہتا جوڑا آئس کریم کھا رہا تھا۔۔۔ زونی نے اس بات کا اندازہ اُس لڑکی کے چمکیلے بھڑکیلے کپڑوں اور تیاری سے لگایا تھا۔۔۔ لڑکی شاید پہلی بار آئس کریم کھانے آئس کریم پارلر آئی تھی اسی لیے قدرے بے ڈھنگے انداز سے کھا رہی تھی۔

زونیہ نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی۔

اور پھر اُسے ایک آئیڈیا آیا۔

"اگر اس کی ویڈیو بنا کے اپ لوڈ کروں تو کتنے لائکس اور کمنٹس ملیں گے۔۔۔" اُس نے دل ہی دل میں سوچا۔

یقیناً اس ویڈیو پہ بہت سے لائکس ملیں گے۔

اس سوچ کے ساتھ ہی اُس نے موبائل پرس سے نکالا۔ لیکن خالہ پہ نظر پڑتے ہی جیسے اُس کے ارمانوں پہ اوس پڑ گئی۔

اُسے تو خیال ہی نہیں رہا تھا کہ وہ آج خالہ کے ساتھ آئی ہے۔ خالہ کے ساتھ لاکھ دوستی سہی لیکن وہ اُسے ایسے بے ہودہ کام کی اجازت ہرگز نہیں دیں گی۔

لیکن زونیہ کی قسمت نے اُس کا ساتھ دیا اور خالہ اُٹھ کے واش روم چلی گئیں۔

زونیہ نے موقع غنیمت جانا اور فوراً اُس لڑکی کی ویڈیو بنانے لگی۔ اُس نے موبائل اس زاویے سے پکڑا تھا کہ کسی کو بالکل بھی شک نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ ابھی سے اس ویڈیو پہ آنے والے کمنٹس کے بارے میں سوچ کے خوش ہو رہی تھی۔

اور زونیہ کے بالکل سامنے والی میز پہ بیٹھا لڑکا بھی غیر محسوس انداز میں اپنے موبائل کا کیمرہ زونیہ پہ سیٹ کر چکا تھا۔ اور ہر زاویے سے اُس کی تصاویر لے رہا تھا۔ اُسے بھی آج ان تصاویر پہ بہت سے لائکس اور کمنٹس ملنے والے تھے۔

لیکن زونیہ اس بات سے بے خبر تھی۔۔۔

اس دنیا میں ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔ جو آپ بوتے ہیں وہ آپ کو کاٹنا بھی پڑتا ہے۔۔۔ جیسے آپ کی نیکی کسی نہ کسی صورت واپس ضرور آتی ہے۔۔ بالکل اسی طرح۔۔ جلد یا بدیر آپ کے گناہ کا بدلہ بھی آپ کو مل کے رہتا ہے۔

کسی نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔۔۔

عدل و انصاف فقط حشر پہ موقوف نہیں
زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

زونی اور عائشہ خالہ پچھلے لان میں رکھی کرسیوں پہ بیٹھی شام کی چائے پی رہی تھیں۔ کل رات ہونے والی بارش کی وجہ سے گرمی کا زور کافی حد تک ٹوٹ چکا تھا۔ اس وقت بھی آسمان پہ سرمئی بادل یہاں سے وہاں تیر رہے تھے۔۔۔ اور ایک خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔

زونی خالہ کے ساتھ محوِ گفتگو تھی۔۔۔

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

"خالہ فیس بک بھی کیا کمال چیز ہے نا۔۔۔ نِت نئے لوگوں کو جاننے کا۔۔اُن سے بات کرنے کا موقع ملتا ہے۔۔۔"

"آپ کو پتا ہے میری فرینڈ لسٹ میں اس وقت 400 کے قریب لوگ ہیں۔جس میں کچھ لوگ دوسرے ممالک سے تعلق رکھتے ہیں اور باقی پاکستان کے مختلف شہروں سے۔۔۔"زونی چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولی۔

"اور اسی لیے تم چوبیس گھنٹوں میں سے تقریباً سولہ گھنٹے فیس بک پہ گزارتی ہو۔" خالہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"خالہ کیا بھئی۔۔۔ آپ سوشل میڈیا کے اتنے خلاف کیوں ہوگئی ہیں۔۔۔ایک ہی سال میں اچھی خاصی بورنگ ہوگئی ہیں آپ۔۔۔شادی سے پہلے تو ایسی نہیں تھیں۔۔۔کتنا انجوائے کرتی تھیں ان چیزوں کو۔۔۔"زونیہ نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

زونیہ کی بات پہ خالہ نے ایک خاموش نظر اُس پہ ڈالی۔

"میں نے سنا تھا کہ لوگ شادی کے بعد بدل جاتے ہیں۔۔۔لیکن اتنے بدل جاتے ہیں مجھے اب آئیڈیا ہو رہا ہے۔"زونی کی شکل پہ تاسف بکھرا۔

"میری جان۔۔۔جب آپ کی شادی ہوگی نا تب پوچھوں گی میں آپ سے۔۔۔کہ لوگ بدل جاتے ہیں یا پہلے سے زیادہ میچور ہو جاتے ہیں۔" خالہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہائے داوے ایسا کیا جادو کر دیا ہے آپ کے سسرال والوں نے آپ پہ۔۔۔کیا خالو تنگ ذہن ہیں۔۔۔؟؟"زونی نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ارے نہیں زونی۔۔۔ میرے سسرال والے تو بہت اچھے لوگ ہیں۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔"

"تم میرے ساتھ سیالکوٹ چلو گی۔۔۔؟؟" عائشہ خالہ نے اچانک سوال کیا۔

خالہ کے اچانک کیے گئے سوال پہ زونیہ نے حیرت سے انھیں دیکھا۔

"یہ اچانک آپ کو کیا سوجھی۔۔۔؟" زونی آنکھیں سکیڑ کے عائشہ خالہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"وہ سب چھوڑو۔۔۔ تم یہ بتاؤ۔۔۔ سیالکوٹ چلو گی میرے ساتھ کچھ روز کے لیے۔۔۔ ویسے بھی یونیورسٹی سے تم آج کل فارغ ہو۔۔۔ اس لیے کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔"

"لیکن خالہ میں آپ کے ساتھ آپ کے سسرال جا کے کیا کروں گی۔۔۔؟؟"

"اب یہ تو تمہیں وہیں جا کے پتا چلے گا۔۔۔۔" خالہ نے پر اسرار انداز اپناتے ہوئے کہا۔

"چلیں پھر۔۔۔۔ چلے چلتے ہیں۔۔۔ ویسے بھی کافی عرصہ ہو گیا کہیں گئے ہوئے۔۔۔ آؤٹنگ ہی سہی۔۔۔ لیکن امی جان سے آپ ہی پوچھیں گی۔۔۔" زونی خالی کپ ٹیبل پہ رکھ کے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے بے فکری سے بولی۔

"وہ تم فکر نہیں کرو۔۔۔ آپا سے میں اجازت لے لوں گی۔"

"بس تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔۔۔" زونیہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"زونیہ میں تمہیں کیا بتاؤں یار کتنا بُرا ہوا میرے ساتھ۔۔۔ ابا سے اتنی ڈانٹ پڑی۔۔۔ اور اماں نے تو اُس دن کے بعد سے سیدھے منہ مجھ سے بات ہی نہیں کی۔"

زونیہ اپنی دوست روشانہ کے ساتھ کال پہ بات کر رہی تھی جب روشانہ نے اُسے بتایا کہ دو سال قبل فیس بک پہ اُس نے ایک دوست بنائی تھی۔ لڑکی کا نام تانیہ تھا۔ روشانہ اور تانیہ کی کافی دوستی ہو گئی۔ کچھ ہی عرصے میں موبائل نمبرز کا تبادلہ بھی ہو گیا۔ لیکن کچھ دن پہلے ہی روشانہ کو پتا چلا کہ تانیہ کوئی لڑکی نہیں بلکہ ایک لڑکا ہے۔ جو فیس بک پہ لڑکیوں کے نام سے اکاؤنٹ بنا کے لڑکیوں کو بے وقوف بناتا ہے۔

https://paksociety.com https://paksociety.com

جب روشانہ کو پتا چلا تو اُس نے اُسے کافی گالیاں دیں اور برا بھلا کہا۔ پہلے تو لڑکے نے روشانہ سے کہا کہ وہ اُسے اچھی لگتی تھی اس لیے اُس نے اپنی حقیقت اُس سے چھپائی۔ وہ اس بات سے ڈر گیا تھا کہ اگر روشانہ کو پتا چلا وہ لڑکا ہے تو شاید وہ اُس سے کبھی بات نہ کرے۔ لیکن روشانہ پہ اُس کی اس من گھڑت کہانی کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اور جب لڑکے کو پورا یقین ہو گیا کہ روشانہ اب ہاتھ سے نکل گئی ہے تو اُس نے روشانہ کو اُس کی تصویریں دکھا کے بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔۔۔ کہ اگر روشانہ نے اُس کے ساتھ بات نہ کی تو وہ یہ تصویریں انٹرنیٹ پہ دے دے گا۔ اور یہ وہی تصویریں تھیں جو روشانہ وقتاً فوقتاً واٹس ایپ اسٹیٹس پہ شیئر کیا کرتی تھی۔

زونی ہکا بکا سی اُس کی روداد سُن رہی تھی۔۔۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔

"تم تو حنا کی طرح پزل کے ٹکڑے بھی نہیں لگاتی نا۔۔۔ ڈائریکٹ پوری پکچر ہی شیئر کر دیتی ہو۔۔"

"کیا مطلب پزل کے ٹکڑے۔۔۔؟؟" روشانہ کی تعجب آمیز آواز ابھری۔

"یار جیسے وہ لگاتی ہے۔۔۔ کبھی ہاتھ کی تصویر۔۔۔ کبھی آنکھوں کی۔۔۔ کبھی سائل کی۔۔۔ کبھی پاؤں کی۔۔۔ اور کبھی چہرے کی۔۔۔ لیکن اس زاویے سے کہ پورا چہرہ دکھائی نہیں دیتا۔۔۔ میں تو اُسے کہتی ہوں۔۔۔ کہ کبھی تو پزل کے یہ ٹکڑے مکمل کر ہی لے گا کوئی۔۔۔"

زونی کی بات پہ روشانہ کو ہنسی آ گئی۔۔۔

"تم بھی نا زونی۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"اچھا بتاؤ نا پھر کیا ہوا۔۔۔؟؟" زونی نے تجسس کے مارے پوچھا۔

"ہونا کیا تھا یار۔۔۔ میں بہت پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ اسی لیے میں نے اماں اور ابا کو بتا دیا۔"

روشانہ کی سنجیدگی بھری آواز آئی۔

اور جواب میں زونیہ محض ہنکارا بھر کے رہ گئی۔

"ابا نے اُس لڑکے کے ساتھ کال پہ بات کی اور اُسے پولیس کی دھمکی دی۔ اور تم تو جانتی ہو ابا کی آواز میں ہی ایسا رعب اور دبدبہ ہے کہ سننے والا تیر کی طرح سیدھا ہو جاتا ہے۔" روشانہ اُسے تفصیل بتا رہی تھی۔

اور زونیہ کا دماغ بس اسی بات میں الجھا ہوا تھا کہ نہ جانے اُس کی فیس بک فرینڈز میں سے کتنے ہی ایسے فیک اکاؤنٹس ہوں گے۔

اور پھر اُسی رات زونیہ نے اُن تمام لوگوں کو اپنی فرینڈ لسٹ سے نکال دیا تھا جنہیں وہ ذاتی طور پہ نہیں جانتی تھی۔

اور عقل مند تو وہی ہوتا ہے جو دوسروں کے ساتھ ہونے والے حادثے سے ہی سبق سیکھ لے۔ ورنہ بعض لوگ تو اپنی ہی زندگی میں بار بار ٹھوکر کھانے کے بعد بھی نہیں سنبھلتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"ریحان اور اسد ایک دوسرے کے بیسٹ فرینڈز تھے۔۔۔ اور دوست نے ہی دوست کی جان لے لی۔۔۔"

لاہور کے علاقے اقبال ٹاؤن میں مغرب کے بعد یہ افسوسناک واقعہ پیش آیا۔۔۔

جب ریحان نے اپنے دوست اسد کو پلے گراؤنڈ میں بُلا کے بلے کے پے در پے وار کر کے اُسے زخمی کیا۔۔۔ اور زخمی ہونے والا دوست اسد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گیا۔۔۔

نیوز کاسٹر کی آواز سارے گھر میں گونج رہی تھی۔۔۔

ٹی وی فل والیوم پہ چل رہا تھا۔۔۔ اور نیوز کاسٹر گلا پھاڑ پھاڑ کے۔۔۔ اس نئی خبر سے آگاہ کر رہی تھی۔

https://paksociety.com https://paksociety.com

لاؤنج میں اس وقت سب ہی موجود تھے۔۔۔بابا ۔۔۔مازی ۔۔۔امی جان۔۔۔عائشہ خالہ ۔۔۔اور زونی۔۔۔

سب دُم سادھے ٹی وی سکرین پہ چلنے والے مناظر دیکھ رہے تھے۔۔۔جہاں جاں بحق ہونے والے اسد کے گھر کا منظر لائیو دکھایا جارہا تھا۔۔۔اُس کے گھر پہ کہرام مچا ہوا تھا۔۔۔لوگوں کا ایک جمِ غفیر وہاں جمع تھا۔۔۔ہر آنکھ نوجوان کی یوں بے رحم موت پہ اشک بار تھی۔۔۔

اسد کی موت زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہوئی تھی۔۔۔اور ابتدائی رپورٹ کے مطابق اُس کے سارے جسم پہ زخموں کے نشان تھے۔۔۔چہرہ بھی اس وقت پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا۔۔

سکرین پہ کبھی گھر کے مناظر دکھائے جاتے۔۔۔اور کبھی اسد کی میت۔۔۔

نیوز کاسٹر ایک ہی خبر کو مختلف انداز میں بار بار دہرا رہی تھی۔۔۔

اسد کے گھر والوں اور اہلِ علاقہ کا غم و غصے سے برا حال تھا۔۔۔اور وہ حکومت سے اپیل کر رہے تھے کہ اُن کے بیٹے کے قاتل کو عبرت ناک سزا دی جائے۔۔۔

"جی تو احسن۔۔۔کچھ پتا چلا کہ ریحان نے اتنی بے رحمی اور سفاکی سے اپنے ہی دوست کی جان کیوں لی۔۔۔؟؟" نیوز کاسٹر اب کسی رپورٹر سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

اب سکرین پہ اسد کے گھر کے باہر نیوز چینل کا نمائندہ کھڑا نظر آرہا تھا۔۔۔جو انتہائی شور کے باوجود اپنی بات بتانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"جی رباب۔۔۔گھر والوں کے ساتھ تو فی الحال اس موضوع پہ کوئی بات نہیں ہو سکی۔۔۔لیکن اہلِ علاقہ کا کہنا ہے کہ ریحان اور اسد ایک دوسرے کے بہترین دوست تھے۔۔۔اور دونوں اکثر ساتھ دیکھے جاتے تھے۔۔۔دونوں مقامی کالج میں انٹر کے طلبا تھے۔۔۔"

"جی رباب۔۔۔۔" نمائندہ اپنی بات کہنے کے بعد اب نیوز کاسٹر رباب نقوی کے اگلے سوال کا

انتظار کر رہا تھا۔۔۔

"بہت شکریہ احسن۔۔۔۔ جیسے ہی آپ کو کچھ معلوم ہو۔۔۔ ہمارے ناظرین کو آگاہ کیجیے گا۔۔"

اور اس کے ساتھ ہی رپورٹر منظر نامے سے غائب ہو گیا۔

اب صرف نیوز کاسٹر تھی۔۔۔ جو نمائندے کی بات کو توڑ موڑ کے دہرا رہی تھی۔۔۔۔

ابا نے ایک سرد آہ بھری۔۔۔۔

امی کی آنکھوں کے کنارے گیلے ہو رہے تھے۔۔۔" بے چارہ بچہ"۔۔۔۔ وہ زیرِ لب بولیں۔۔۔

اور عائشہ خالہ تو بس پتھرائی نظروں سے ٹی وی سکرین دیکھ رہی تھیں۔۔۔

کچھ ہی دیر میں سوشل میڈیا پہ اس واقعے کی دھوم مچ گئی۔۔۔

ہر کوئی اسد کے حق میں پوسٹ کر رہا تھا۔۔۔

#justiceforAsad

زونی نے بھی اسٹیٹس اپ ڈیٹ کر دیا۔۔

کچھ دیر کے بعد وہ نمائندہ دوبارہ ٹی وی سکرین پہ نمودار ہوا۔۔۔

"جی احسن۔۔۔ مزید کچھ پتا چلا ہو تو ہمارے ناظرین کو آگاہ کیجیے۔۔۔"

"جی رباب۔۔۔۔ اسد اور ریحان کے مشترکہ دوستوں نے پولیس کو بیان دیا ہے۔۔۔ کہ دو روز پہلے اسد اور ریحان کا فیس بک کی کسی پوسٹ پہ کوئی کمنٹ کرنے کی وجہ سے جھگڑا ہو گیا تھا۔۔۔ اسد نے ریحان کی کسی پوسٹ پہ محض اُسے چھیڑنے کے لیے کوئی مزاحیہ کمنٹ کیا تھا۔۔۔۔ جس پہ ریحان کے فیس بک فرینڈز نے بھی اُس مذاق کا حصہ بن کے اُس کی ٹھیک ٹھاک کھنچائی کی تھی۔۔۔ ریحان نے اسد سے کئی بار وہ کمنٹ ڈیلیٹ کرنے کو کہا۔۔۔ لیکن اسد اُسے ٹالتا رہا۔۔۔ جس سے ریحان نے طیش میں

https://paksociety.com https://paksociety.com

آ کے اپنے ہی دوست کی جان لے لی۔۔۔ اسد اور ریحان کے مشترکہ دوستوں کا کہنا ہے۔۔ کہ ریحان دو روز سے اسد پہ بہت غصے تھا۔۔۔ اور بار بار یہی کہہ رہا تھا کہ اس نے میرے فیس بک فرینڈز کے سامنے میری بے عزتی کی ہے۔۔۔۔ اور میں اس بے عزتی کا بدلہ لے کے رہوں گا۔"

"جی رباب۔۔۔" رپورٹر نے تفصیل بتانے کے بعد عادت کے مطابق کہا۔۔

"بہت شکریہ احسن آپ کا۔۔۔ مزید اپ ڈیٹس سے آگاہ کرتے رہیے گا۔" نیوز کاسٹر کی آواز پہلے کی نسبت مدھم تھی۔۔۔ اور اُس کی آواز میں گہرا دکھ اتر آیا تھا۔

"جی تو ناظرین دیکھا آپ نے۔۔۔ محض ایک کمنٹ کی وجہ سے۔۔۔۔ دوست نے اپنے ہی دوست کو بے رحمی سے قتل کر ڈالا۔۔۔۔۔"

اور زونی ہکا بکا ٹی وی سکرین کو دیکھے جا رہی تھی۔۔

صرف ایک کمنٹ کی وجہ سے۔۔۔۔ دوست نے دوست کی جان ہی لے ڈالی۔۔۔۔

ایک حیرانی سی حیرانی تھی۔۔۔ اور گہرا دکھ تھا۔۔۔۔ جو اُس وقت وہاں بیٹھے تمام نفوس کو اپنی لپیٹ میں رہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن یہ دکھ۔۔۔۔ یہ تاسف۔۔۔ محض چند دن کے لیے تھا۔۔۔۔ پھر لوگ سب کچھ بھول کے زندگی کی رنگینیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔۔۔

یہاں لوگ اپنوں کی موت بھول جاتے ہیں۔۔۔ پرائے تو پھر پرائے ہوتے ہیں۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"بہت تکلیف میں تھی بچی ساری رات۔۔۔۔ ایک پل کو بھی سکون سے نہیں سوئی۔۔۔۔"

"اور چڑچڑی اس قدر ہو گئی ہے کہ کیا بتاؤں۔۔۔ ذرا جو اُس کے ہاتھوں سے موبائل لے لو۔۔۔ گلا پھاڑ پھاڑ کے رونے لگتی ہے۔۔۔۔ اور جب تک واپس اُس کو موبائل فون تھما نہ دیا جائے۔۔۔ اُس کا

رونا دھونا مچا ہی رہتا ہے۔"

زونیہ نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے رفعت آنٹی کی آواز سنی۔ اُس نے ہاتھ میں تیل کی شیشی تھام رکھی تھی۔

"السلام علیکم۔۔ آنٹی کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

"وعلیکم السلام۔۔۔ بیٹا میں خیریت سے ہوں۔۔۔ آپ سناؤ کیسی ہو۔۔۔؟؟ کیسی گزر رہی ہیں چھٹیاں۔۔۔؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ اور چھٹیاں بھی بہت اچھی گزر رہی ہیں۔۔۔۔ بہت انجوائے کر رہی ہوں۔۔۔۔" زونیہ انھیں بشاشت سے جواب دیتے ہوئے صوفے کے قریب ہی امی کے قدموں میں کشن رکھ کے بیٹھ گئی اور تیل کی شیشی انھیں تھما دی۔

نازیہ بیگم نے تیل کی شیشی سے تیل ہتھیلی پہ انڈیلا اور پھر اُس کے سر میں لگا کے مالش کرنے لگیں۔

"بس کیا کریں آج کل کی مائیں بھی کم عمر بچوں کے ہاتھوں میں موبائل دے کے اپنی جان چھڑا لیتی ہیں۔ یہ نہیں سوچتیں کہ وہ بچوں کے ساتھ کیسی دشمنی کر رہی ہیں۔" نازیہ بیگم بولیں۔

"میں تو جب بھی کنول کو سمجھاتی تھی کہ رانیہ ابھی بہت چھوٹی ہے اسے موبائل فون مت دیا کرو، تو وہ یہی کہہ کے ٹال دیا کرتی کہ آپا اچھا ہے یوٹیوب پہ نظمیں سُن لیتی ہے۔۔۔ سکول جانے سے پہلے ہی کافی کچھ سیکھ جائے گی۔ اور میں پھر چپ ہو جاتی۔۔۔ لیکن اب تو کنول کو بھی احساس ہو گیا ہے کہ اُس سے غلطی ہوئی۔۔۔۔ کل سے بہت پریشان ہے وہ بھی۔"

"رفعت آنٹی کیا بات ہے۔۔۔ کیا ہوا رانیہ کو۔۔۔؟؟" زونیہ نے ذرا سی گردن گھما کے رفعت بیگم سے پوچھا۔

رانیہ اُن کے ہمسائے میں رہنے والے انکل یاور کی تین سالہ بیٹی تھی۔ اور رفعت اُس کی تائی تھیں۔

"بیٹا بینائی خراب ہو گئی ہے اُس کی۔۔۔۔ دن رات ٹی وی اور موبائل پہ کارٹون دیکھتی تھی۔ کل رات اچانک ہی بہت درد ہونے لگا۔ سر پکڑ کے روتی جا رہی تھی۔ کنول اور یاور فوراً اُسے ہاسپٹل لے کے گئے۔ تو ڈاکٹر نے بتایا کہ بینائی پہ اثر ہو گیا ہے اسی لیے سر میں بھی درد ہے۔ اور اب چھوٹی سی بچی کو عینک بھی لگ گئی ہے۔"

رفعت بیگم نے تفصیل سے بتایا تو زونیہ کے ذہن میں رانیہ کی معصوم صورت ابھری۔ اب اُس چھوٹے سے معصوم چہرے پہ عینک کیسی لگے گی۔۔۔۔ اُف۔۔۔ اس سوچ کے آتے ہی گہرے دکھ نے اُسے اپنے حصار میں لے لیا۔

"یہ تو بہت برا ہوا آنٹی۔۔۔" زونی دکھ سے بولی۔

"بس بیٹا۔۔۔ آج کل کے بچے کہاں ماں باپ کے کہنے میں ہیں۔۔۔"

اسی اثنا میں زونی کا دھیان مازی کی طرف گیا جو ایک طرف بیٹھا آئی پیڈ پہ کچھ دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔ چارجر بھی کنیکٹ کر رکھا تھا۔۔۔۔ تا کہ چارجنگ بالکل بھی 100 فیصد سے نیچے نہ آئے۔۔۔

"مازی کبھی اپنے سکول بیگ میں بھی جھانک لیا کرو۔۔۔ کتابیں وہاں پڑی پڑی سڑ جائیں گی۔۔۔ اور یہ کارٹون دیکھ دیکھ کے تمہارے دماغ میں زنگ لگ جائے گا۔۔۔ بند کرو اس کو۔۔۔ اور جا کے بیگ لے کے آؤ۔۔۔ میں تمہارا ٹیسٹ لیتی ہوں آج۔۔۔" زونی نے بڑی بہن والے رعب کے ساتھ مازی کو جھاڑتے ہوئے کہا۔

"زونی آپی۔۔۔ آپ کو میرے آئی پیڈ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔۔ کیوں ہاتھ دھو کے میرے پیچھے پڑ جاتی ہیں۔۔۔ جب دیکھو ایک ہی بات۔۔۔۔" مازی نے کرارا سا جواب دے کے والیوم بڑھا لیا۔۔۔ تا

کہ اُسے مزید زونی کی کوئی بات سنائی ہی نہ دے۔

اور رفعت آنٹی کے سامنے مازی کے بد تمیز اور منہ پھٹ انداز نے زونی کے چودہ طبق روشن کر دیے تھے۔

نازیہ بیگم نے بھی مازی کو گھورا۔۔۔ لیکن وہ اُن کی طرف متوجہ ہی کب تھا۔

"اچھا بھئی نازیہ میں اب چلتی ہوں۔۔۔۔" رفعت آنٹی صوفے سے اٹھتے ہوئے بولیں۔

"ارے آپا بیٹھیں نا کچھ دیر۔۔۔۔"

"نہیں بھئی۔۔۔ پھر چکر لگاؤں گی۔۔۔۔۔"

"میں رات کو آؤں گی۔۔۔ رانیہ کی خیریت دریافت کرنے کے لیے۔۔۔" نازیہ بیگم بولیں۔

زونی کے ذہن میں ابھی تک ننھی رانیہ کا چہرہ گھوم رہا تھا۔۔۔ جس پہ موٹے چشمے لگے تھے۔۔۔ اُس نے ایک نظر مازی پہ ڈالی۔۔۔ اب اُسے ویسے ہی موٹے موٹے چشمے مازی کی آنکھوں پہ بھی نظر آرہے تھے۔۔۔ اس سوچ کے آتے ہی زونی نے جھرجھری لی۔۔۔ اُف۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

زونیہ عائشہ خالہ کے ساتھ سیالکوٹ آگئی تھی۔ خالہ کے سسرال والے بہت خوش اخلاق اور خوش مزاج لوگ تھے۔ زونیہ کو سب کے ساتھ مل کے بہت اچھا لگا۔

خالو کے بڑے بھائی کا گھر۔۔۔ یعنی کہ عائشہ خالہ کے جیٹھ کا گھر بھی ساتھ ہی تھا۔ اُن کے دو بچے تھے ۔ بڑا بیٹا دبئی میں جاب کرتا تھا۔ اور بیٹی شمائلہ زونیہ کی ہم عمر تھی۔ خالہ عائشہ زونیہ کو بطورِ خاص شمائلہ سے ملوانے کے لیے سیالکوٹ لائی تھیں۔

اور کچھ ہی دن میں زونیہ کو اچھی طرح اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ خالہ اُسے کیوں لائی تھیں۔

خالہ کیوں چاہتی تھیں کہ وہ شمائلہ سے ملے۔

https://paksociety.com https://paksociety.com

خالہ نے زونیہ سے کہا تھا وہ صرف تین روز شمائلہ کے ساتھ گزارے گی اور خاموشی سے مشاہدہ کرے گی کہ شمائلہ اپنا وقت کیسے گزارتی ہے۔

پہلے تو زونیہ یوں کسی کے ساتھ اُس کے گھر میں رہنے پہ رضامند نہیں تھی۔

"خالہ میں کیسے اُس کے ساتھ تین دن گزار سکتی ہوں۔۔۔ میری تو اُس کے ساتھ ٹھیک طرح سے کوئی جان پہچان بھی نہیں ہے۔۔۔" زونی منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"جب ساتھ رہو گی تو جان پہچان بھی ہو جائے گی۔۔۔ ویسے بھی میں تمہیں سیالکوٹ کسی خاص مقصد سے لائی ہوں۔۔۔اور کون سا کہیں دور جانا ہے۔۔۔ پڑوس میں ہی تو جانے کو کہہ رہی ہوں۔۔۔جب دل چاہا واپس آ جانا۔۔۔" خالہ نے اُس کے چہرے کے بگڑتے زاویوں کا نوٹس لیے بغیر کہا۔

اور پھر خالہ کے اصرار پہ وہ مان گئی۔

شمائلہ بہت بااخلاق اور اچھی لڑکی تھی۔ اُس نے بالکل بھی زونیہ کو اجنبیت کا احساس نہیں ہونے دیا تھا۔ اُس کا انداز اتنا دوستانہ تھا کہ زونیہ کو لگا وہ اُسے برسوں سے جانتی ہے۔

شمائلہ کے ساتھ تین دن کیسے گزر گئے پتا بھی نہیں چلا تھا۔ اُس نے ان تین دنوں میں شمائلہ کی کمپنی کو بہت انجوائے کیا تھا اور بہت کچھ سیکھا تھا۔

باعمل انسان کے ساتھ چند منٹ گزار کے بھی انسان بہت کچھ سیکھ جاتا ہے۔اور بلاشبہ شمائلہ ایک باعمل انسان تھی۔

اس بھاگتی دوڑتی زندگی میں۔۔۔ جب انسان کو سکون کے دو پل بھی نصیب نہیں ہیں۔۔۔ شمائلہ ایک متوازن زندگی گزار رہی تھی۔۔۔ ایک ایسی زندگی جس سے ہم محروم ہو چکے ہیں۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ دنیادار نہیں تھی۔۔۔ ایسا بھی نہیں تھا کہ اُس نے زندگی کی رنگینیوں سے بالکل

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

ہی کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔۔۔

بات صرف اتنی سی تھی کہ اُس نے زندگی گزارنے کا ڈھنگ سیکھ لیا تھا۔۔۔

اور یہ اتنی سی بات محض تین دن میں زونیہ پہ آشکار ہو گئی تھی۔

شاید زونیہ کی جگہ کوئی بھی ہوتا۔۔۔ اُس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا۔

زونیہ کو اُس کی متوازن اور اپنی غیر متوازن زندگی کا فرق بہت اچھی طرح واضح ہو گیا تھا۔

زونیہ جب صبح آنکھ کھولتی تو پہلا کام یہ ہوتا تھا۔۔ کہ مندی آنکھوں کے ساتھ موبائل کی تلاش میں بستر پہ ادھر اُدھر ہاتھ مارتی۔۔۔ اگر کبھی موبائل ہاتھ نہ لگتا تو جیسے کرنٹ کھا کے اُٹھ جاتی تھی۔۔۔۔

"یا خدا۔۔۔ بستر سے نیچے تو نہیں گر گیا۔۔" وہ تکیے ادھر اُدھر کرتی۔

اور جب موبائل ہاتھ میں آ جاتا تو ایک سکون سا اتر آتا۔۔۔۔ یہ ایسے ہی تھا جیسے کوئی نشے کا عادی ہو۔۔۔ جب تک نشہ نہیں مل جاتا سکون نہیں ملتا۔۔ اور سکون بھی کیسا۔۔۔ محض عارضی۔۔۔

پوری آنکھیں کھولنے سے پہلے وہ واٹس ایپ۔۔۔ گوگل میل۔۔۔۔ فیس بک۔۔۔ انسٹا گرام۔۔۔ سب کے نوٹیفیکیشنز چیک کرتی۔۔۔۔ میسجز پڑھتی۔۔۔ میلز چیک کرتی۔۔۔ اور پھر کہیں جا کے اُس کی صبح ہوتی۔۔۔

اور بس اسی پہ اکتفا نہیں تھا۔۔۔ سب کے میسجز کا رپلائی کرنا۔۔۔۔ پوسٹس پہ کمنٹ کرنا۔۔۔ سب کے واٹس ایپ اسٹیٹس چیک کرنا اور پھر اُس پہ رائے دینا۔۔۔ اس سب پہ قریباً ایک گھنٹہ تو لگ جاتا۔۔۔ اور یہ ایک گھنٹہ وہ یونہی بستر پہ کسلمندی سے پڑی رہتی۔۔۔

اور صبح ہی صبح۔۔۔ موبائل سکرین پہ اتنی دیر نظریں جمائے رکھنے کی وجہ سے جب وہ بستر سے اٹھنے کی کوشش کرتی تو ایک بار آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا۔۔ آنکھوں کو مسل کے۔۔۔ سر

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

میں اٹھنے والے ہلکے سے درد کو معمول کا درد سمجھ کے۔۔۔ مکمل نظر انداز کرتی۔۔اور بستر سے اتر آتی ۔۔۔۔

اور اس طرح اُس کی صبح کا آغاز ہوتا تھا۔۔اور ایسے آغاز والا باقی دن کیسا گزرتا ہے۔۔یہ کسی کو بتانے اور سمجھانے کی ضرورت نہیں۔۔۔سب بخوبی واقف ہیں۔۔۔۔

لیکن زونیہ نے دیکھا تھا۔۔۔شائلہ کی صبح یکسر مختلف تھی۔۔۔۔اُس نے صبح اٹھتے ہی اپنا موبائل چیک نہیں کیا تھا۔۔۔ بلکہ اُس نے تو سوتے ہوئے اپنا موبائل تکیے کے ساتھ رکھا ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ فجر کے وقت اٹھی تھی۔۔۔۔اور اس بات سے بے خبر کہ زونیہ نے نہ جانے کتنے مہینوں سے فجر ادا نہیں کی۔۔۔اُس نے زونیہ کو بھی نماز کی ادائیگی کے لیے جگا دیا تھا۔۔اور زونیہ بھی اس لیے جاگ گئی تھی۔۔۔کہ کسی کے گھریوں نماز قضا کرنے سے اُس کا غلط امپریشن پڑے گا۔۔۔۔

اور ہماری 80 فیصد عبادات آج کل بس اس امپریشن کے چکر میں ہی تو ہوتی ہیں۔

نماز ادا کرنے کے بعد شائلہ نے قرآن پاک کی تلاوت کی تھی۔۔۔اور زونیہ نے بھی مہینوں بعد ہی سہی۔۔۔۔لیکن یہ نیک کام بھی کر لیا تھا۔۔اور کتنا سکون ملا تھا۔۔رب کے کلام میں۔۔۔

لیکن اصل حیرت تو اُسے تب ہوئی تھی جب تلاوت کے بعد بھی شائلہ دوبارہ سونے کی بجائے مارننگ واک کے لیے گھر کے وسیع چھت پہ چلی آئی تھی۔۔۔۔ اور اُس وقت زونیہ کو خیال آیا ۔۔۔خالہ نے اُسے شائلہ کی روٹین کا مشاہدہ کرنے کو کیوں کہا تھا۔۔۔

شائلہ کا ہر اگلا قدم اُسے حیران کر رہا تھا۔۔۔

دن کا سب سے خوبصورت وقت صبح کا وقت ہی ہے۔۔۔اس بات کا احساس بھی اُسے آج ہی ہوا تھا۔

بادِ نسیم چل رہی تھی۔۔۔۔ پرندوں کے غول سر کے اوپر سے گزر رہے تھے۔۔۔ سارے ماحول پہ ایک پاکیزگی سی چھائی ہوئی تھی۔

صبح کی ٹھنڈی اور پاکیزہ ہوا میں واک کر کے رگ وپے میں ایک سکون سا اتر آیا تھا۔۔ ذہن بالکل فریش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اور سب سے دلچسپ بات یہ تھی کہ اس سب کے دوران اُسے اپنے موبائل کا خیال بالکل نہیں آیا تھا۔۔۔ ایک نئے انداز سے گزارے جانے والی اس نئی صبح نے اُسے مسمرائز کر دیا تھا۔

واک کے بعد شمائلہ نے سب گھر والوں کے ساتھ ناشتہ کیا۔ زونیہ کو یاد آیا۔۔۔ اپنے گھر پہ وہ بارہ بجے ناشتہ کرتی تھی۔۔۔ پھر دوپہر کا کھانا گول ہو جاتا اور ڈائریکٹ شام کا کھانا کھاتی۔۔۔ کھانے پینے کی کوئی روٹین نہیں تھی۔۔۔ زندگی میں ترتیب نام کی کوئی چیز تھی ہی نہیں۔۔۔

اور پھر اُس نے نوٹ کیا۔۔ دن بھر میں شمائلہ نے محض کچھ دیر کو اپنا موبائل پکڑا تھا۔

زونیہ اُس سے پوچھے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

"شمائلہ آپ واٹس ایپ یا فیس بک وغیرہ استعمال نہیں کرتیں۔۔۔؟؟"

"میں سوشل سائٹس بہت شوق سے استعمال کرتی ہوں۔۔۔" اُس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن میں نے آپ کو دن بھر میں محض کچھ دیر کو ہی موبائل استعمال کرتے دیکھا ہے۔۔۔ اس لیے میں نے سوچا شاید آپ کو یہ سب پسند نہیں۔۔" زونیہ نے اپنی حیرت چھپاتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔۔۔ ایسی بات نہیں۔۔۔ دراصل میں کسی بھی چیز کو سر پہ سوار نہیں کرتی۔۔۔ کوئی بھی ایسی چیز جو میری نارمل زندگی کو ڈسٹرب کر سکتی ہو۔۔۔ میں اُسے ایک حد میں رکھنے کی قائل ہوں۔۔۔"

https://paksociety.com https://paksociety.com

"واٹس ایپ تو آج کل رابطے کے لیے بہت ضروری ہو گیا ہے۔۔۔ تقریباً ہر شخص اس کو استعمال کر رہا ہے۔۔۔۔ ہمارے بھی جو رشتے دار بیرونِ ملک رہائش پذیر ہیں ۔۔۔واٹس ایپ کے ذریعے ہی اُن سے رابطہ قائم ہے۔۔۔۔اور فیس بک بھی استعمال کرتی ہوں۔۔۔لیکن بہت زیادہ فرینڈز نہیں ہیں۔۔۔صرف کچھ ہی لوگ ہیں۔۔۔اور وہ بھی صرف وہ لوگ جنھیں میں پرسنلی جانتی ہوں۔۔۔کسی انجان کو ایڈ کرنے کی غلطی نہیں کرتی۔۔۔۔" شمائلہ کی بات پہ زونی کے ذہن میں روشانہ والا واقعہ آیا۔

"اور انسٹا گرام بھی استعمال کرتی ہیں۔۔۔؟؟"

"ارے نہیں۔۔۔۔اب ایسا تو نہیں نا کہ جو نئی چیز آئے اُسے لازمی طور پہ استعمال کرنا ہے۔۔۔ بس دنیا کے ساتھ اِن ٹچ رہنا ہوتا ہے۔۔۔اُس کے لیے واٹس ایپ اور فیس بک ہی کافی ہیں۔۔۔۔" شمائلہ نے متانت سے جواب دیا۔

زونی کو یاد آیا کیسے وہ مہینوں اس فکر میں گھلی تھی کہ کسی طرح انسٹا گرام پہ اُس کے فالوورز میں اضافہ ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔

"کمال ہے ۔۔۔میں تو کچھ دیر کے بعد موبائل چیک نہ کرلوں ۔۔۔تو جیسے سانس رکنے لگتی ہے۔۔۔موبائل تو اب آکسیجن کنٹینر کی حیثیت رکھتا ہے۔" زونیہ ہنستے ہوئے بولی۔

"پہلے میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔۔۔ذرا ذرا دیر کے بعد اگر موبائل فون چیک نہ کرتی تو کھد بد ہونے لگتی۔۔۔۔ اگر کبھی لائٹ چلی جاتی تو فوراً پیکج کر لیتی۔۔۔۔اور اگر وہ بھی اُس وقت ممکن نہ ہوتا تو پرانی تصاویر اور ویڈیوز دیکھنے لگتی۔۔۔۔لیکن پھر میں نے اپنی ٹریننگ کر لی۔۔۔۔" شمائلہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

"کیا مطلب آپ نے اپنی کون سی ٹریننگ کر لی۔۔۔؟؟" زونیہ نے استعجابیہ انداز میں پوچھا۔

"دیکھیں زونیہ۔۔۔۔انسان کا بہترین استاد خود انسان کی اپنی ذات ہے۔۔۔۔جو بات انسان خود

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

اپنے آپ کو سمجھا سکتا ہے۔۔۔وہ اور کوئی نہیں سمجھا سکتا۔۔۔ کیونکہ خود آپ سے بہتر بھلا کون جانتا ہے آپ کو۔۔۔۔اس لیے کسی بھی معاملے میں اپنی ٹریننگ انسان کو خود ہی کرنی پڑتی ہے۔۔۔۔"

شائلہ نے بات کے درمیان توقف کیا۔

زونیہ دلچسپی سے اُس کی بات سن رہی تھی۔

وہ مزید گویا ہوئی۔

مجھے بھی موبائل فون کے استعمال کی عادت بہت بری طرح پڑ چکی تھی۔۔۔ لیکن اس کا میری زندگی پہ بہت برا اثر ہوا۔۔ میرے گریڈز پہ۔۔۔ میرے رشتوں پہ۔۔۔اور سب سے زیادہ میری اپنی شخصیت پہ۔۔۔۔

کلاس میں ٹاپ اسٹوڈنٹس کی فہرست میں رہنے والی لڑکی۔۔۔ اوسط درجے کے طلبا کی فہرست میں آگئی۔

رشتوں کی عزت اور رشتوں کا لحاظ کرنے والی لڑکی۔۔۔۔بے مروت ہوگئی۔۔۔ ایک ہی چھت تلے رہنے والوں سے بے نیاز ہوگئی۔۔۔ بیماروں کی عیادت کرنا بھول گئی۔۔۔ کسی کا دکھ درد بانٹنا بھول گئی۔۔۔ فیس بک پہ اَن جان لوگوں کے ساتھ پہروں باتیں کرتی۔۔۔ان گنت دوست بناتی۔۔۔ موبائل نمبرز کا تبادلہ ہوتا۔۔ لیکن اُن انجان لوگوں کے ساتھ شناسائی کے چکر میں ۔۔۔اپنوں سے دوری بڑھتی چلی گئی۔۔۔ وہ لوگ جن سے میں زندگی میں کبھی نہیں ملی تھی۔۔۔اُن لوگوں کے لیے میں نے اپنے قریبی اور پیارے رشتوں کو فراموش کر دیا۔

ہم لوگ ان دیکھی زنجیروں میں قید ہو گئے ہیں۔۔۔ ہماری کانٹیکٹ لسٹ ہر گزرتے دن کے ساتھ لمبی ہوتی جارہی ہے۔۔۔ اور ہماری الجھنوں میں بھی اتنا ہی اضافہ ہوتا جارہا ہے۔۔۔ اتنے سارے لوگوں کے ساتھ ہمارا رابطہ ہونے کے باوجود ہم تنہائی کا شکار ہیں۔۔۔ ہم اکیلے پن کے عذاب میں گرفتا

https://paksociety.com https://paksociety.com

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

رہیں۔۔۔

ہم کبھی دو پل کو ٹھہر کے سوچتے ہی نہیں۔۔۔ کہ آخر ہم اتنے سارے انجان لوگوں کو اکٹھا کیوں کر رہے ہیں۔۔؟ آخر کیا ضرورت ہے ہمیں۔۔ محض تعلقات بڑھانے کی۔۔۔ ہمارے آس پاس جو چھوٹی سی دنیا ہے جس میں ہمارے گھر والے۔۔ ہمارے رشتے دار اور ہمارے قریبی دوست ہیں۔۔۔ ہم صرف انھی کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر کیوں نہیں بنا لیتے۔۔ ہم اپنی اس چھوٹی سی دنیا کو بہتر بنانے کی بجائے۔۔۔ اپنی ایک بے ڈھنگی سی بڑی سی دنیا کیوں بنانا چاہتے ہیں۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اگر ہم نے لوگوں کے ساتھ رابطہ نہ رکھا۔۔۔ اُن کی ہر پوسٹ کو لائک نہ کیا ۔۔۔ اُس پہ اپنی رائے کا اظہار نہ کیا تو لوگ ہمیں بھول جائیں گے۔۔۔ لیکن یہ ہماری خام خیالی ہوتی ہے کہ لوگ ہمیں ہمیشہ یاد رکھیں گے۔۔۔

کسی نے ٹھیک کہا تھا کہ۔۔۔ آپ چار دن منظر سے غائب ہو کر دیکھیں۔۔۔ لوگ آپ کا نام تک بھول جائیں گے۔۔۔ انسان ساری زندگی اس فریب میں گزار دیتا ہے کہ وہ لوگوں کے لیے اہم ہے ۔۔۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہمارے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔۔

دائم آباد رہے گی دنیا

ہم نہ ہوں گے کوئی ہم سا ہو گا

اور سب سے برا اثر میری اپنی شخصیت پہ ہوا۔۔۔۔ ایک چڑچڑا پن۔۔۔ ایک بے زاری ۔۔۔ اور ایک بے نام سی تھکاوٹ۔۔۔ میری شخصیت کا خاصہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ بات بات پہ جھگڑنا۔۔۔ ہر بات کا غلط مطلب نکالنا۔۔۔ مایوسی۔۔۔ یہ سب مجھے کھانے لگا تھا۔۔۔ میری شخصیت پہ گرہن لگا رہا تھا۔

جب بھی اپنوں کو میری ضرورت ہوتی تو میرے پاس انھیں کہنے کے لیے ایک جملہ تیار ہوتا تھا۔۔۔

"میں مصروف ہوں۔۔۔"

اور میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میری 80 فیصد مصروفیت محض خود ساختہ تھی۔

ہم سب کا یہی حال ہے۔۔۔ ہم سب مصروف ہو گئے ہیں۔۔۔ ایک ایسے کام میں۔۔۔ جس کا انجام سوائے تباہی کے کچھ بھی نہیں ہے۔

اجتماعی سوچ کی جگہ انفرادی سوچ نے لے لی ہے۔۔۔ ہم صرف انفرادی طور پہ سوچتے ہیں اور اپنی اہمیت منوانا چاہتے ہیں۔۔۔ ہم ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں یہ ثابت کرنے کے لیے کہ مجھ سے بہترین نصیحت کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔ مجھ سے زیادہ اچھی پوسٹس کسی کی نہ ہوں۔۔۔ مجھ سے اچھے کمنٹس بھی کسی کے نہ ہوں۔۔۔ بس یہیں سے اندازہ لگا لیں کہ ہم کس دوڑ کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔

۔۔۔

کسی نے سو فیصد درست کہا ہے۔۔۔

ہم ایک دن

حسین ترین

امیر ترین

ذہین ترین

اور زندگی میں ہر حوالے سے بہترین ہو کر بھی

بالآخر مر ہی جائیں گے۔۔

لیکن اس حقیقت کو ہم نے مکمل فراموش کر دیا ہے۔۔۔

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

واہ واہ کی بھوک نے ہمیں پاگل کر دیا ہے۔۔۔ ہمیں اپنی ہر بات۔۔۔ ہر عمل کی داد چاہیے۔۔
ماضی میں لوگ کبھی کبھی نصیحت کرتے تھے۔۔۔ اور کبھی کبھار ہی انھیں نصیحت سننے یا پڑھنے کو ملتی تھی۔۔۔ اُس نصیحت کی قدر بھی کی جاتی تھی۔۔۔ اور اُس پہ دل و جان سے عمل بھی کیا جاتا تھا۔۔۔ لیکن اب نہ تو اچھی نیت سے نصیحت کی جاتی ہے۔۔۔ اور نہ ہی وہ سننے والے کی نیت میں کوئی مثبت تبدیلی لا پاتی ہے۔

اب تو یہ حال ہے کہ جس کو دیکھو وہ نصیحت کرنے کے چکر میں ہے۔۔۔

اور سننے کو کوئی بھی تیار نہیں۔۔۔

پھر عمل کرنے کی تو بات ہی چھوڑ دیں نا۔۔۔

ہماری خود غرضی کی انتہا تو یہ ہے کہ ہم مہنگے ترین موبائل لے لیتے ہیں۔۔۔ لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ان پیسوں سے ہم کتنے ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔۔۔ ہمیں ہر چند دن کے بعد نئے ماڈل کا موبائل چاہیے۔۔۔ چاہے ہمارے آس پاس کسی کے پاس دو وقت کی روٹی ہو یا نہ ہو۔۔۔ ہماری بلا سے۔۔۔

شائلہ کی بات پہ زونی نے گہری سانس لی۔۔۔ اور کچھ عرصہ پہلے رونما ہونے والا واقعہ سنایا۔۔۔ جس میں ایک دوست نے محض ایک فیس بک کمنٹ کی وجہ سے دوسرے دوست کو سفاکی سے قتل کر دیا تھا۔

"ہاں زونی میں نے بھی سنا تھا یہ واقعہ۔۔۔ خود اندازہ لگاؤ کہ ہماری برداشت کس لیول پہ آگئی ہے۔۔۔ روز بیسیوں لوگ بے گناہ مارے جا رہے ہیں۔۔۔ محض اس جنونیت کی وجہ سے۔۔۔ جو کبھی مذہبی ہوتی ہے۔۔۔ اور کبھی سماجی۔۔۔ اور کبھی اُس نام نہاد عزت کی وجہ سے۔۔۔ جو ہم نے سوشل میڈیا پہ بنائی ہوئی ہے۔۔۔ سائبر کرائم کی بڑھتی ہوئی شرح سے ہی حالات کی سنگینی کا اندازہ لگا لو۔"

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

"لیکن شمائلہ موبائل فون کا اور سوشل میڈیا کا ہماری زندگی میں مثبت کردار بھی تو ہے۔۔۔اس کی وجہ سے ہم اپنوں سے ہر وقت رابطے میں رہتے ہیں۔۔۔ میلوں دور بیٹھے اپنوں سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔انھیں دیکھ سکتے ہیں۔۔۔اُن کی آواز سن سکتے ہیں۔۔۔چند سیکنڈز میں کوئی بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔اس کے علاوہ ہمیں اسٹڈیز میں بھی اس سے مدد ملتی ہے۔۔۔ ہمیں سوشل میڈیا کا یہ پہلو بھی تو ذہن میں رکھنا چاہیے۔"زونیہ نے شمائلہ کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"جی بالکل زونیہ۔۔میں تمھاری اس بات سے متفق ہوں۔۔۔سوشل نیٹ ورکنگ کے فوائد بھی بے شمار ہیں۔۔۔سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ اس سے عوام میں شعور بیدار ہوا ہے۔۔۔اپنے حق میں آواز اٹھانے کا حوصلہ اور پلیٹ فارم میسر ہوا ہے۔۔۔ عوام کو اظہارِ رائے کا جو موقع سوشل میڈیا نے دیا ہے۔۔۔وہ اس سے پہلے کبھی میسر نہیں تھا۔۔۔ عوام اب ظالم حکمرانوں کے خلاف اپنے حق میں آواز اٹھا سکتی ہے۔"

لیکن جس طرح سوشل میڈیا کے فوائد بے شمار ہیں۔۔۔اسی طرح اس کے نقصانات کی بھی ایک لمبی فہرست ہے۔۔۔۔

سوشل میڈیا کی وجہ سے ہماری نوجوان نسل تباہی کے جس دھانے پر پہنچ چکی ہے۔۔۔وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔۔۔ سوشل نیٹ ورکنگ نے لڑکوں اور لڑکیوں کی دوستی کو بہت آسان بنا دیا ہے۔۔۔ آپ جب چاہیں فیس بک جیسی سائٹ پہ جا کے کسی بھی لڑکی کو دوستی کی آفر کر سکتے ہیں۔۔۔۔ اور پھر اس دوستی کا بُرا اثر اُن کی پوری زندگی پہ پڑتا ہے۔۔۔ اور محض اسی پہ اکتفا نہیں۔۔۔آج کل تو شادی شدہ لوگ بھی ایسی دوستیاں کر رہے ہیں۔۔۔لائف پارٹنرز کی ایک دوسرے میں دلچسپی ختم ہوتی جا رہی ہے۔۔۔ کیونکہ گھر سے باہر اُن کے لیے دلچسپی کے ان گنت مواقع دستیاب ہیں۔۔۔اور یہ جو آج کل بچوں کے ساتھ زیادتی کے بے شمار واقعات پیش آ رہے ہیں۔۔۔اس میں بھی سارا قصور اس

انٹرنیٹ کا ہی ہے۔۔۔"

"اور سوشل نیٹ ورکنگ کی وجہ سے نوجوان نسل کا تعلیم حاصل کرنے کے حوالے سے رجحان نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔۔۔وہ بے چارے بھی تو مصروف ہیں۔۔۔واٹس ایپ پہ رپلائی کر رہے ہوتے ہیں تو اتنے میں میسنجر پہ کوئی نہ کوئی میسج آ جاتا ہے۔۔۔اُس سے فارغ ہوتے ہیں تو انسٹا گرام پہ نوٹیفیکیشنز کی لمبی فہرست تیار ہوتی ہے۔۔۔اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہتا ہے۔۔۔بیسیوں سوشل سائٹس استعمال کرنے کے ساتھ اپنی اسٹڈیز پہ فوکس کر پانا ایک ناممکن سی بات ہے۔۔۔۔ سارا سال اپنا وقت ضائع کرنے والے طلبا امتحانات کے دنوں میں۔۔۔ ماڈل پیپرز سے تیاری کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔ یا پھر رٹے سے کام چلا لیتے ہیں۔۔۔اور ایک ہی جماعت میں دو تین سال فیل ہوتے رہتے ہیں۔۔۔اور پھر انھی گریجوایٹس کی ایک کھیپ تیار ہو جاتی ہے۔۔۔جسے نوکری بھی ضرور چاہیے۔۔۔۔پھر اگر ایسے لوگوں کو کسی طرح نوکری مل جائے تو یہ اُس ڈیپارٹمنٹ کا بیڑا غرق کرتے ہیں جس میں یہ جاتے ہیں۔۔۔۔اور اگر نوکری نہ ملے تو ملک کی بے روزگاری کی شرح میں اضافے کا سبب بنتے ہیں۔"

"بات تو تمہاری بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔میں نے اس نہج پہ تو کبھی سوچا ہی نہیں۔۔۔۔" زونیہ پر سوچ انداز میں بولی۔

"اور رہی یہ بات کہ سوشل میڈیا کی وجہ سے اسٹڈیز میں مدد لیتی ہے۔۔۔اس بات سے بھی انکار نہیں لیکن تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سوشل میڈیا کا بہت زیادہ استعمال کرنے والے اسٹوڈنٹس کے گریڈز اچھے نہیں آتے۔۔۔ بھلے ہی وہ استعمال پڑھائی سے متعلق ہو۔"

شائلہ کی بات پہ زونیہ نے محض ہنکارا بھرا۔

میں بھی تو ایسی ہی زندگی گزار رہی تھی اور شاید میں ایسی ہی بے مقصد سی زندگی گزارتی چلی جاتی ۔۔۔اگر پروفیسر منصور نے ہمیں وہ لیکچر نہ دیا ہوتا۔

https://paksociety.com https://paksociety.com

"کون سا لیکچر۔۔۔۔؟؟" زونیہ نے تجسس کے مارے پوچھا۔

"پروفیسر نے ہمیں پرسکون اور متوازن زندگی گزارنے کا گر سکھایا تھا۔" شمائلہ کھوئے ہوئے سے لہجے میں بولی۔

"شمائلہ کیا آپ وہ گر مجھے سکھا سکتی ہیں۔۔۔؟؟" زونیہ نے قدرے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"جی کیوں نہیں زونیہ۔۔۔۔ ایسا کر کے مجھے خوشی ہو گی۔۔۔۔"

شمائلہ کے جواب نے زونیہ کے چہرے پہ ایک تشکر آمیز مسکراہٹ بکھیر دی۔

شمائلہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اندر کمرے کی جانب چل دی۔

جبکہ زونیہ صحن میں ایک طرف بنی کیاری دیکھنے لگی۔۔۔ جس میں رنگا رنگ پھول کھلے تھے۔ ہوا کی وجہ سے پودے آہستہ آہستہ حرکت کر رہے تھے۔ زونیہ کا ذہن شمائلہ کی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔ اور وہ ان پھولوں پہ نظر ٹکائے سوچ کی راہ گزر پہ کہیں دور نکلی ہوئی تھی۔

اسی اثنا میں شمائلہ ہاتھ میں ایک ڈائری پکڑے کمرے سے نمودار ہوئی۔

"یہ لیجیے۔۔۔۔ اس میں وہ تمام باتیں لکھی ہیں جن پر عمل کرنے کی پروفیسر نے ہمیں تلقین کی تھی۔۔۔۔" شمائلہ نے ڈائری کا ایک صفحہ کھول کے زونیہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

زونیہ نے ڈائری تھام لی۔

"یہ پھول بہت خوبصورت ہیں۔۔۔" زونیہ نے کیاری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو۔۔۔۔ یہ بھی میرا ہی شوق ہے۔۔۔۔ بس کسی بھی طرح میں فطرت سے منسلک رہنے کی کوشش کرتی ہوں۔۔۔ کیونکہ فطرت سے دوری انسان کو ذہنی، جسمانی اور روحانی طور پہ بیمار کر دیتی ہے۔"

"آپ پوائنٹس پڑھ لیں۔۔۔ جب تک میں آپ کے لیے اچھی سی کافی بنا کے لاتی ہوں۔۔۔"

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

شمائلہ کی بات پہ زونیہ نے سر ہلا دیا۔

اور پھر ڈائری پہ نظریں جما دیں۔

پر سکون زندگی کے لیے کچھ اقدامات۔۔۔۔۔۔

1۔ فطرت سے منسلک رہیں۔۔۔گھر میں پودے اگائیں۔۔۔ممکن ہو تو کوئی پالتو جانور پالیں۔۔۔ صبح سورج کے طلوع ہونے کا منظر دیکھیں۔۔۔اور رات کو تارے دیکھیں جو قدرت نے آپ کے لیے آسمان کی کالی چادر میں ٹانکے ہیں۔۔۔بارش کی بوندوں میں خود کو بھیگنے دیں۔۔۔رات کو بچوں کی طرح ایک بے پرواہ اور پر سکون نیند سوئیں۔۔۔اور یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب آپ سکرین کا استعمال محدود کرلیں۔۔۔چاہے وہ ٹیلی ویژن کی سکرین ہو۔۔۔آپ کے لیپ ٹاپ کی سکرین ہو یا پھر موبائل کی۔۔۔

2۔ اپنی کانٹیکٹ لسٹ میں سے اُن تمام لوگوں کے نمبرز پہلی فرصت میں ڈیلیٹ کر دیں۔۔۔ جن کے ساتھ آپ کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔نہ وہ آپ کی فیملی سے ہیں۔۔۔ناوہ آپ کے دوست یا رشتے دار ہیں۔۔۔اور نہ ہی اُن کا تعلق آپ کے کام یا شعبے سے ہے۔۔۔بلکہ وہ محض ایک تعلق ہے جو آپ نے کسی سوشل سائٹ کے توسط سے بنایا۔

3۔ دن میں سوشل سائٹس کے استعمال کے لیے ایک مخصوص وقت رکھیں۔۔۔اپنا قیمتی وقت بچائیں اور اُسے یوں ضائع کرنے کی بجائے کسی با مقصد کام میں لگائیں۔

4۔ لوگوں کی ہر ایکٹیویٹی پہ نظر رکھنا چھوڑ دیں۔۔۔بلکہ ہر وہ کام کرنا چھوڑ دیں جو آپ کی زندگی میں کوئی مثبت تبدیلی نہیں لاتا۔لوگوں کے اسٹیٹس دیکھنا۔۔۔وہ کیا پہن رہے ہیں۔۔۔کیا کھا رہے ہیں۔۔۔کس کے ساتھ لڑ جھگڑ رہے ہیں۔۔۔کسے یاد کر رہے ہیں۔۔۔کسے منا رہے ہیں۔۔۔کب اُن کے سر میں درد ہے۔۔۔کب اُن کی طبیعت خراب ہے۔۔۔اس سب کے ساتھ آپ کا کوئی لینا دینا نہیں

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

ہے۔۔ یہ بات اچھی طرح خود کو بتا دیں کہ آپ کا اس سب کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔ صرف دو پل کو سوچیں کہ کیا آپ کو یہ زندگی اس طرح کے اسٹیٹس اپ ڈیٹس پڑھنے کے لیے ملی ہے۔ اور اگر کوئی ایسا انسان ہے جس کی پوسٹس پڑھ کے آپ میں واقعی کوئی مثبت تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔۔۔ آپ کی سوچ کو ایک نئی تحریک ملتی ہے۔۔۔ تو ایسی پوسٹس ضرور پڑھیں۔۔۔ لیکن ہر طرح کی پوسٹ پڑھنا۔۔۔ ہر پوسٹ پہ کمنٹ کرنا۔۔۔ یہ سراسر نادانی ہے۔

5۔ اپنی زندگی میں ایسے دلچسپ کام شروع کریں۔۔۔ جنھیں کرتے ہوئے آپ اپنے موبائل سے بالکل غافل ہو جائیں۔ ایسے مشغلے تلاش کریں۔ جو آپ کی شخصیت کو چار چاند لگا دیں۔

6۔ ہر انسان میں خدا نے کوئی نہ کوئی تخلیقی صلاحیت رکھی ہے۔۔۔ اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں۔۔۔ انھیں پالش کریں۔۔۔ اُن کی بدولت دنیا میں اپنا ایک نام۔۔۔ ایک مقام پیدا کریں۔

7۔ ہر اُس شخص سے کنارہ کشی اختیار کر لیں جو آپ کی بے سکونی کی وجہ بنے۔۔۔ چاہے وہ کوئی نام نہاد دوست یا رشتے دار ہی کیوں نہ ہو۔

8۔ اپنے ماضی پہ کڑھنے کی بجائے یہ سوچیں کہ کیا ماضی کی وجہ سے آپ مستقبل کو بھی داؤ پہ لگا دیں گے۔۔۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ۔۔۔ آپ کا ماضی اب آپ کے ہاتھ سے نکل چکا۔۔۔ اور آپ کا مستقبل ابھی بھی آپ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ اس لیے اپنی تمام تر توانائیاں اُسے بہترین بنانے کے لیے استعمال کریں۔

9۔ کسی بھی انسان کے ہاتھ میں اپنی ذات کا ریموٹ کنٹرول نہ دیں۔۔۔۔ کہ وہ جب چاہے بٹن دبا کے آپ کی خوشی کا سامان کر دے۔۔۔ اور جب چاہے آپ کو دو کوڑی کا کر دے۔۔۔۔ آپ کی خوشی۔۔۔ آپ کا سکون۔۔۔ کسی بھی دوسرے انسان کے ہاتھ میں نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ اور نہ ہی یہ کسی چیز یا انسان کے ہونے یا نہ ہونے سے مشروط ہونا چاہیے۔۔۔ کہ کوئی ہو گا تو آپ خوش ہوں گے۔۔۔ کوئی نہیں

ہو گا تو آپ دکھی اور اداس ہو جائیں گے۔

10۔ رات سونے سے پہلے اور صبح اٹھنے کے بعد کم از کم ایک دو گھنٹے تک موبائل فون اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے متعلق کسی بھی ڈیوائس سے دور رہیں۔

11۔جو وقت آپ کمنٹس اور لائکس کرنے میں ضائع کرتے ہیں۔۔۔اُس وقت میں اپنا آپ، اپنا گھر۔۔۔اپنی زندگی سنواریں۔

12۔ اکیلے بیٹھ کے خود سے سوال کریں کہ آپ کے مرنے پہ کتنے لوگوں کی زندگیوں پہ فرق پڑے گا۔۔۔جن لوگوں کو فرق پڑے گا اُن کا خیال رکھیں۔۔۔اور باقی لوگوں کی فکر چھوڑ دیں۔

13۔ اپنی زندگی کو انسانیت کی خدمت کے لیے وقف کر دیں۔۔۔اس دنیا میں بہت دکھی اور بے سہارا لوگ ہیں۔۔۔دن بھر انسانیت کا پرچار کرنے والی بیسیوں پوسٹس لگانے سے کہیں بہتر ہے کہ آپ کسی بے کس کی مدد کر دیں۔۔۔اس طرح آپ اپنے وقت کا بہترین استعمال کریں گے۔

14۔ ڈائری لکھیں۔۔۔۔روزانہ کی بنیاد پہ اپنی کارکردگی کا کڑا جائزہ لیں۔ آپ کیا حاصل کرنا چاہتے تھے۔۔۔آپ نے کیا حاصل کیا۔۔۔اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ آپ اپنا بیشتر وقت کن کاموں میں گزار رہے ہیں۔

15۔ اپنے آپ کو ہر اُس چیز سے دور کر لیں جو آپ کی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور نفسیاتی پسماندگی کی وجہ بن سکتی ہو۔ اور اگر مکمل طور پہ چھوڑ نہیں سکتے تو اُس کے ساتھ اپنے تعلق کو محدود کر لیں۔

ان پوائنٹس کو پڑھنے کے بعد زونیہ نے ڈائری بند کر دی۔۔۔اور ایک گہری سانس فضا میں خارج کی۔

ان سادہ سے کچھ جملوں میں زندگی بدلنے کی قوت ہے۔۔۔۔وہ آسمان پہ دیکھتے ہوئے سوچنے لگی۔

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com

آسمان پہ بادل ٹکڑیوں کی صورت یہاں سے وہاں بکھرے ۔۔۔ایک دوسرے کے ساتھ اٹھکھیلیاں کر رہے تھے۔۔۔

اور وسیع آسمان تلے بیٹھے زونیہ نے بھی آج بہت سی چیزوں کو اسی وسعت نظری سے دیکھا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

زونیہ گہری سوچ میں گم بیٹھی تھی۔ جب خالہ کمرے میں داخل ہوئیں

"کیا ہوا زونی۔۔۔ایسے خاموش سی کیوں بیٹھی ہو۔۔؟؟" عائشہ خالہ نے اُس کے پاس بیٹھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔

"خالہ میں سوچ رہی تھی آج کی اس بھاگتی دوڑتی زندگی میں ۔۔۔جب انسان ہر طرف سے پریشانیوں اور الجھنوں میں گھرا ہوا ہے۔۔۔ شائلہ ایک پر سکون زندگی گزار رہی ہے۔۔۔"

"کیونکہ وہ ایک متوازن زندگی گزار رہی ہے۔" خالہ نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"خالہ میں کبھی کسی سے اتنی متاثر نہیں ہوئی۔۔۔ جتنی اس لڑکی سے ہو گئی ہوں۔" زونیہ کھوئے کھوئے سے لہجے میں بولی۔

"میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا زونیہ۔۔۔۔۔" خالہ نے زونیہ کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ وہ اُس کی ذہنی کیفیت سمجھ سکتی تھیں۔ کیونکہ ایک سال قبل وہ بھی اسی کیفیت کا شکار ہوئی تھیں۔

"ہم اپنی زندگیوں میں غیر اہم چیزوں کے اتنے عادی ہو گئے ہیں ۔۔۔کہ ضروری باتیں اور ضروری چیزیں ہمارے ذہن سے محو ہو گئی ہیں۔۔۔۔ ہم صبح سے شام ۔۔۔یوں ہی بے مقصد گزار دیتے ہیں۔۔۔ کبھی ایک لمحے کو ٹھہر کے نہیں سوچتے کہ آخر ہم اپنی زندگی گزار کیسے رہے ہیں۔۔۔"

ہمارا تو یہ حال ہے کہ۔۔۔

https://paksociety.com https://paksociety.com

اس قدر مصروف کر دیا زیست نے
کہ خود کو بھی اب میسر نہیں ہوں میں

"تم تو جانتی ہو مجھے بھی تمہاری طرح شادی سے پہلے ہر وقت بس اسی بات کی فکر رہتی تھی۔۔۔ کس تصویر پہ کتنے لائکس ملیں گے۔۔۔ کون سی پوسٹ پہ سب سے زیادہ کمنٹس آئیں گے۔۔۔ واٹس ایپ پہ کس نے کون سا اسٹیٹس اپ ڈیٹ کیا ہے۔۔۔ اور فیس بک پہ کتنی فرینڈ ریکوئسٹس آئی ہیں۔۔۔ زندگی بس صبح سے شام انھی باتوں اور انھی سوچوں کے گرد گھومتی رہتی تھی۔

"خالہ نے بات کے درمیان وقفہ لیا۔ زونی ہمہ تن گوش تھی۔

"لیکن جب میں بیاہ کے یہاں آئی۔۔۔ تو شائلہ کے طور طریقوں نے میرا دل موہ لیا۔۔ وہ عمر میں مجھ سے چھوٹی ہونے کے باوجود۔۔۔ مجھ سے کہیں زیادہ سمجھدار تھی۔"

میں یہاں آ کے بھی۔۔۔ عادت کے مطابق جو بھی کھاتی پیتی۔۔۔ اُس کی تصویر فرض سمجھ کے واٹس ایپ اور دوسری سوشل سائٹس پہ شیئر کیا کرتی تھی۔ اسی طرح ایک دن میں اور شائلہ اکٹھے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب میں نے تصویریں بنا کے اپ لوڈ کیں۔ شائلہ نے مجھ سے کہا۔۔ چچی جان اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک بات کہوں۔۔۔ میں نے اُسے اجازت دے دی۔۔۔ میری اجازت ملنے پہ وہ بولی۔۔۔

"چچی جان۔۔۔ آپ کی کانٹیکٹ لسٹ میں بہت سے ایسے لوگ ہوں گے جو یہ سب باآسانی افورڈ کر سکتے ہیں۔۔۔ جب اُن کا دل چاہے وہ کچھ بھی خرید کے کھا سکتے ہیں۔۔۔ لیکن آپ کی کانٹیکٹ لسٹ میں ایسے لوگ بھی ضرور ہوں گے۔۔۔ جو اس دنیا میں محض بھرم بنا کے رکھے ہوئے ہیں۔۔۔۔ وہ کبھی کبھار کی ایسی عیاشی افورڈ کر سکتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ تینوں وقت ہی اُن کے دسترخوان پہ سات طرح کے کھانے موجود ہوں۔۔۔"

https://paksociety.com https://paksociety.com

شائلہ کی بات پہ میرے ذہن میں وہ تمام لوگ آ گئے تھے جو واقعی یہ سب افورڈ نہیں کر سکتے تھے۔ اور وہ سب میری اپ لوڈ کی گئی تصاویر دیکھتے تھے۔

"چچی آپ نے کبھی سوچا ہے وہ لوگ ان تصاویر کو دیکھ کے کیا سوچتے ہوں گے۔۔۔؟؟"

"وہ خدا سے شکوہ کرتے ہوں گے کہ اُن کی ایسی قسمت کیوں نہیں ہے۔۔۔۔ وہ شکر کی عادت بھولتے جا رہے ہوں گے۔۔۔۔ اور اُن میں اپنی زندگی کا موازنہ دوسروں کی زندگی کے ساتھ کرنے کی عادت پختہ ہوتی جا رہی ہو گی۔ اور یہ عادت انسان کی شخصیت مسخ کر کے رکھ دیتی ہے۔"

"چچی کیا یہ ضروری ہے کہ انسان جو کھائے۔۔۔ جو پہنے۔۔۔ وہ ساری دنیا کو دکھائے۔۔۔ کیا یہ ضروری ہے کہ انسان اپنی خوشیوں کا اعلان کرتا رہے۔۔۔ اور کتنے ہی لوگ ہوتے ہیں جو آپ کی خوشیوں میں خوش نہیں ہوتے۔۔۔ اور پھر اُن کی حسد بھری نظریں کیسے آپ کو آسمان سے زمین پہ لے آتی ہیں۔۔۔ اور کیا یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے دکھوں اور پریشانیوں کا ڈھنڈورا سارے عالم میں پیٹے۔۔۔ مجھے بہت حیرت ہوتی ہے لوگوں پہ جو ایسی دکھ بھری پوسٹس لگا کے لوگوں کو دعوت دیتے ہیں کہ اُن پہ ترس کھایا جائے۔۔۔ انھیں ترحم بھری نظروں سے دیکھا جائے۔۔ اور دوسری طرف وہ دشمنوں کو خوشی کا سامان دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔"

شائلہ اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہو گئی تھی۔

اور میں جوں کی توں بیٹھی رہ گئی تھی۔

"چچی آئی ایم سوری اگر آپ کو برا لگا۔۔۔ میں شاید جذبات میں آ کے کچھ زیادہ بول گئی۔۔۔ لیکن بخدا میری نیت بری نہیں تھی۔۔۔ میرا مقصد آپ کو شرمندہ کرنا ہرگز نہیں تھا۔" وہ میری خاموشی کو میری ناراضگی سمجھی تھی۔

"نہیں شائلہ۔۔۔ میں تو تمہاری شکر گزار ہوں تم نے مجھے تصویر کا دوسرا رخ دکھایا۔۔۔" میں

نے شمائلہ کا شکریہ ادا کیا۔

"اتنی سی عمر میں تم نے یہ اتنی سمجھ داری کی باتیں کہاں سے سیکھیں۔۔۔؟؟" میں نے حیرت اور شرارت کے ملے جلے انداز میں شمائلہ سے پوچھا۔

"آچھی انسان بیک وقت سمجھ دار بھی ہوتا ہے اور نا سمجھ بھی۔۔۔۔ ہم بہت سی باتیں از خود نہیں سمجھ سکتے۔۔۔ بہت سی باتیں دوسروں کے سمجھانے سے ہی سمجھ آتی ہیں۔ میں نے یہ سب باتیں اپنے پروفیسر سے سیکھی ہیں۔ انھیں نے بطورِ خاص ہمیں اس ٹاپک پہ لیکچر دیا تھا۔

"خالہ میں نے پڑھے ہیں شمائلہ کی ڈائری سے وہ پوائنٹس۔۔۔جو اُن کے پروفیسر نے نوٹ کروائے تھے۔ چند جملوں میں انھوں نے آج کے اس منتشر ماحول میں پرسکون اور متوازن زندگی گزارنے کا گر بتا دیا۔"

"کبھی کبھی میں سوچتی ہوں۔۔۔ وہ پوائنٹس تو بہت سے اسٹوڈنٹس نے نوٹ کیے ہوں گے۔۔۔ لیکن شمائلہ کی طرح ان پہ عمل محض چند ایک نے ہی کیا ہو گا۔" خالہ نے پرسوچ انداز میں کہا۔

"ٹھیک کہہ رہی ہیں خالہ۔۔۔ ہم نے اپنی زندگی میں جتنا میس کری ایٹ کر لیا ہے۔۔ واپس اسے ایک ڈگر پہ لانے میں اور اپنی زندگ میں ڈسپلن لانے کے لیے مضبوط قوتِ ارادی کی ضرورت ہے۔۔۔جو ہر کسی کے پاس نہیں ہوتی۔۔۔" زونیہ نے خالہ کی تائید کی۔

"خالہ میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ مجھے یہاں لائیں۔۔۔اور شمائلہ سے ملوایا۔۔۔۔ اگر میں یہاں نہ آتی تو شاید یوں ہی بے مقصد زندگی گزارتی چلی جاتی۔۔۔" زونیہ نے عائشہ خالہ کے ہاتھ تھامتے ہوئے تشکر آمیز انداز میں کہا۔

خالہ پیار سے اُس کے گال تھپتھپا کے مسکرا دیں۔

"دیے سے دیا جلتا ہے۔۔۔۔ ایک باعمل انسان اپنے آپ میں ایک نصیحت ہوتا ہے۔ وہ کچھ نہ

بھی کہے تو آس پاس والے بہت سی باتیں از خود سیکھ جاتے ہیں۔۔۔کوشش کریں کہ آپ بھی ایک باعمل انسان بن جائیں۔۔۔جس سے ملنے والوں کی۔۔۔اور جس سے بات کرنے والوں کی زندگیاں سنور جائیں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شُد

اس ناول پر اپنی رائے کامنٹ باکس میں دیں

https://paksociety.com https://paksociety.com https://paksociety.com